بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 47
شمارہ 38

ہفت روزہ
بدر
قادیان

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم
نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

Postal
Registration
No:p/GDP-23

شرح چندہ
سالانہ 150 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک 10 پونڈ
یا 20 ڈالر امریکن

25 جمادی الاول 1419 ہجری 17 تبوک 1377 ہش 17 ستمبر 98ء

لندن 12 ستمبر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیریت ہیں۔ الحمد للہ۔

حضور انور نے کل مسجد فضل میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور احباب جماعت کو امانتوں کا حق ادا کرتے ہوئے تقویٰ کی باریک راہیں اختیار کرنے کی تلقین فرمائی۔

پیارے آقا کی صحت و تندرستی درازی عمر مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔

اللهم ايد امامنا بروح القدس وبارك لنا فى امره و عمره

کلمات طیبات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جس نماز میں تضرع نہیں۔ خدا تعالیٰ کی طرف رجوع نہیں خدا تعالیٰ سے رقت کے ساتھ دُعا نہیں وہ نماز تو خود ہی ٹوٹی ہوئی نماز ہے

نماز وہ ہے جس میں دُعا کا مزا آجاوے

نماز کے اندر ہی اپنی زبان میں خدا تعالیٰ کے حضور دُعا کرو۔ سجدہ میں، بیٹھ کر، رکوع میں، کھڑے ہو کر، ہر مقام پر اللہ تعالیٰ کے حضور دُعا کرو۔ بیشک پنجابی زبان میں دُعائیں کرو۔ جن لوگوں کی زبان عربی نہیں اور عربی سمجھ نہیں سکتے۔ اُن کے واسطے ضروری ہے کہ نماز کے اندر ہی قرآن شریف پڑھنے اور مسنون دُعائیں عربی میں پڑھنے کے بعد اپنی زبان میں بھی خدا تعالیٰ سے دُعائیں مانگے اور عربی دُعاؤں کا اور قرآن شریف کا بھی ترجمہ سیکھ لینا چاہیے۔ نماز کو صرف جنتر منتر کی طرح نہ پڑھو بلکہ اس کے معانی اور حقیقت سے معرفت حاصل کرو۔ خدا تعالیٰ سے دُعا کرو کہ ہم تیرے گنہگار بندے ہیں اور نفس غالب ہے تو ہم کو معاف کر اور دنیا اور آخرت کی آفتوں سے ہم کو بچا۔

آج کل لوگ جلدی جلدی نماز کو ختم کرتے ہیں اور پیچھے لمبی دُعائیں مانگنے بیٹھتے ہیں۔ یہ بدعت ہے۔ جس نماز میں تضرع نہیں۔ خدا تعالیٰ کی طرف رجوع نہیں۔ خدا تعالیٰ سے رقت کے ساتھ دُعا نہیں وہ نماز تو خود ہی ٹوٹی ہوئی نماز ہے۔ نماز وہ ہے جس میں دُعا کا مزا آجاوے۔ خدا تعالیٰ کے حضور میں ایسی توجہ سے کھڑے ہو جاؤ کہ رقت طاری ہو جائے جیسے کہ کوئی شخص کسی خوفناک مقدمہ میں گرفتار ہوتا ہے اور اُس کے واسطے قید یا پھانسی کا فتویٰ لگنے والا ہوتا ہے۔ اس کی حالت حاکم کے سامنے کیا ہوتی ہے۔ ایسے ہی خوفزدہ دل کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہونا چاہیے۔ جس نماز میں دل کہیں ہے اور خیال کسی طرف ہے اور منہ سے کچھ نکلتا ہے وہ ایک لعنت ہے جو آدمی کے منہ پر واپس ماری جاتی ہے اور قبول نہیں ہوتی۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ

لعنت ہے اُن پر جو اپنی نماز کی حقیقت سے ناواقف ہیں۔ نماز وہی اصل ہے جس میں مزا آجاوے۔ ایسی ہی نماز کے ذریعہ سے گناہ سے نفرت پیدا ہوتی ہے اور یہی وہ نماز ہے جس کی تعریف میں کہا گیا ہے کہ نماز مومن کا معراج ہے۔ نماز مومن کے واسطے ترقی کا ذریعہ ہے۔

اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ

نیکیاں بدیوں کو دُور کر دیتی ہیں۔ دیکھو بخیل سے بھی انسان مانگتا رہتا ہے تو وہ بھی کسی نہ کسی وقت کچھ دے دیتا ہے اور رحم کھاتا ہے۔ خدا تعالیٰ تو خود حکم دیتا ہے کہ مجھ سے مانگو اور میں تمہیں دُوں گا۔ جب کبھی کسی امر کے واسطے دُعا کی ضرورت ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی طریق تھا کہ آپ وضو کر کے نماز میں کھڑے ہو جاتے اور نماز کے اندر دُعا کرتے۔

دُعا کے معاملہ میں حضرت عیسیٰؑ نے خوب مثال بیان کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک قاضی تھا جو کسی کا انصاف نہ کرتا تھا اور رات دن اپنی عیش میں مصروف رہتا تھا ایک عورت جس کا ایک مقدمہ تھا وہ ہر وقت اس کے دروازے پر آتی اور اُس سے انصاف چاہتی۔ وہ برابر ایسا کرتی رہتی یہاں تک کہ قاضی تنگ آگیا اور اس نے بالآخر اس کا مقدمہ فیصلہ کیا اور اس کا انصاف اُسے دیا۔ دیکھو کیا تمہارا خدا قاضی جیسا بھی نہیں کہ وہ تمہاری دُعا سُنے اور تمہیں تمہاری مُراد عطا کرے۔ ثابت قدمی کے ساتھ دُعا میں مصروف رہنا چاہیے۔ قبولیت کا وقت بھی ضرور آہی جائے گا۔ استقامت شرط ہے۔

(روحانی خزائن نمبر ۲ ملفوظات جلد نہم ایڈیشن ۱۹۸۴)

اللہ کی رضا جوئی کی نیت سے غریب گھروں میں جاکر وقار عمل کریں

اور انہیں رہن سہن کے سلیقے سکھائیں

مختلف ممالک کی لجنات کی غیر معمولی خدمات کا تذکرہ

(جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خواتین سے خطاب، فرمودہ یکم اگست ۱۹۹۸ء کا خلاصہ)

تلاوت قرآن کریم مکرمہ قرۃ العین صاحبہ نے کی اور اردو ترجمہ پڑھ کر سنایا۔ پھر مکرمہ فاطمہ حنیف صاحبہ آف امریکہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی نظم "نور فرقاں ہے جو سب نوروں سے اجلیٰ نکلا" خوش الحانی سے سنائی اور اس کا انگریزی ترجمہ بھی ترنم سے سنایا۔ بعد ازاں مکرمہ اُمّ ایمن صاحبہ آف فلسطین نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا عربی منظوم قصیدہ پڑھا۔ پھر حضور ایدہ اللہ کے خطاب کا آغاز ہوا۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور انور نے سورۃ آل عمران کی آیت: (كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتَابِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ اَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ) آل عمران: ۱۱۱) کی تلاوت فرمائی اور فرمایا کہ اسے میں نے آج کے خطاب کا عنوان بنایا ہے۔ مستورات کے متعلق دنیا میں بہت سی غلط فہمیاں ہیں کہ جہاں تک اسلام کا تعلق ہے وہ ان کے حقوق ادا نہیں کرتا یا انہیں سوسائٹی کا ایک بیکار حصہ بنایا گیا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اس موضوع پر میں پہلے بہت سے خطبات میں روشنی ڈال چکا ہوں، آج یہ بتانا چاہتا ہوں کہ احمدی مستورات ہر میدان میں مردوں سے سبقت لے جانے کی کوشش کے میدان میں داخل ہو چکی ہیں اور بہت سے میدانوں میں سبقت لے جا چکی ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ سب سے پہلے اسلام کے دور اوّل کا ذکر ضروری ہے۔

حضرت اقدس محمد رسول اللہؐ کی صحابیات نے مہمان نوازی کے ضمن میں اور نو مبایعین کی خدمت کرنے

جلسہ سالانہ قادیان ۹۸ء

جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ ۵-۶-۷ / دسمبر ۱۹۹۸ء بروز ہفتہ - اتوار - سوموار منعقد ہوگا۔ احباب جماعت اس بابرکت سفر کی تیاری شروع فرمائیں اور دُعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو ہر لحاظ سے کامیاب و بابرکت فرمائے۔ (ادارہ)

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان :

لا اله الا الله محمد رسول الله

ہفت روزہ بدر قادیان　اداریہ　17 ستمبر 1998

”وحدتِ ادیان کا حقیقی مفہوم“

..................1..................

چندماہ سے اخبارات میں ”وحدت ادیان“ سے متعلق مضامین کا خوب چرچا ہے اگرچہ اس کے پس منظر میں نیت تو یہ ہے کہ دیگر کتب مقدمہ کی کمیوں پر پردہ ڈالتے ہوئے اسلام کی خوبیوں اور قرآن مجید کی اعلیٰ و ارفع شان کو نظروں سے اوجھل کر دیا جائے لیکن بعض کم فہم جو خود کو دانشور بھی کہتے ہیں اسے آئے دن کے مذہبی جھگڑوں اور فسادات کے خاتمہ کا ایک اچھا طریق بتلاتے ہیں بقول ان کے اگر مختلف جگہوں پر سب مذاہب کی عبادت گاہوں کو مشترکہ طور پر بنایا جائے پھر جو چاہے وہاں اپنی اپنی طرز سے عبادت کرے ایسی صورت میں کوئی مسلمان چرچ میں اور کوئی چرچ والا مسجد میں بھی جاسکتا ہے ان کے نزدیک اس طرح وحدت ادیان کا ایک اچھا ماحول قائم ہوگا۔ ساتھ ہی ایسے لوگوں کی سکیم یہ ہے کہ تمام مذاہب کی کتب مقدسہ کو ایک ہی کتاب میں پیش کیا جائے۔ یعنی وید۔ بائبل اور قرآن مجید سب ایک ہی کتاب کی شکل میں دستیاب ہوں۔ اسی طرح ہر مذہب والے کو ہر مذہب کی کتاب مقدس کے مطالعہ کا موقع مل جائے گا۔

وحدت ادیان کے حامی اپنی اس سکیم کو پروان چڑھانے کیلئے ابتداً یونیورسٹیوں۔ ایئرپورٹروں اور بعض ایسی ہی جگہوں پر ایک ہی احاطے میں مختلف مذاہب کے عبادت خانوں کی تعمیر کرنے کے بارے میں سوچ رہے ہیں کیونکہ ایسی جگہوں پر لبرل کہلانے والے لوگ ہوتے ہیں اور وہ کم مذہبی رجحان کے نتیجہ میں اس بات کو ہضم کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

اس تحریک کے نتیجہ میں بعض مسلم حلقوں کی طرف سے تشویشناک اور حیرت انگیز مضامین بھی منظر عام پر آرہے ہیں اور وہ اسے ایک پُرفریب دجالی تحریک قرار دیتے ہوئے دور دور سے خوفزدہ ہیں۔ حالانکہ اس موقعے پر دیگر مذاہب کے مقابل پر اسلام کی خوبیوں کو ظاہر کرنے کا ایک بہترین موقع تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ بعض لوگ جو خود کو اسلامی دانشور کہتے ہیں اس مسئلہ کی وجہ سے اس قدر پریشان ہوگئے ہیں کہ اسلام کی پرامن اور خوبیوں سے بھرپور تعلیم پیش کرنے کی بجائے انہوں نے قرآن مجید کی تعلیم کو سمجھے بغیر برملا کہنا شروع کر دیا ہے کہ وحدت ادیان تو درکنار قرآن مجید تو دیگر مذاہب کے لوگوں کے قتل کا حکم دیتا ہے۔

چنانچہ ہم اپنے محترم قارئین کی خدمت میں ماہنامہ ”برہان“ دہلی جون رجولائی 98 کا ایک اقتباس اس ضمن میں پیش کرتے ہیں ماہنامہ رقمطراز ہے۔

”اللہ تعالیٰ کا حکم ہر دور کے لئے اور قیامت تک کیلئے اہلِ اسلام کو یہ ہے کہ قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ ۔ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ صَاغِرُوْن (التوبہ 29) جنگ کرو اُن سے جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان نہیں لاتے اور اس چیز کو حرام نہیں سمجھتے جسے اللہ اور رسول نے حرام قرار دیا ہے اور دین حق کو قبول نہیں کرتے وہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہیں کتاب دی گئی (ان سے لڑو) یہاں تک کہ وہ اپنے ہاتھ سے جزیہ دیں ذلیل و خوار ہو کر (صفحہ 14-13)

گویا قرآن مجید تمام اہل کتاب کافروں سے لڑنے اور ان کو ذلیل کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔ حالانکہ اصل حقیقت یہ ہے کہ ایسے لوگوں نے قرآنی منشاء کو سمجھے بغیر ہی قرآن مجید کو بدنام کیا ہے۔ قرآن مجید کا یہ حکم تو ان کفار کے متعلق ہے جو مسلمانوں سے دین کے معاملہ میں جنگ کرتے تھے، دینی احکام کی بجاآوری میں روک بنتے تھے ایسی صورت میں دفاعی رنگ میں جنگ کا حکم ہے اور جب وہ دین کے معاملہ میں جبر کرتے ہوئے جنگ کریں اور انہیں شکست ہو جائے تو پھر ان سے لڑنے کا حکم نہیں بلکہ جنگ کے نتیجہ میں ہونے والا نقصان ان سے وصول کرنے کا حکم ہے۔ انہیں ایک فرمابردار اور پرامن شہری کے طور پر حکومتی ٹیکس (جزیہ) ادا کرنے کے بعد بسنے کی اجازت ہے گویا ایسی صورت میں انہیں شہری تسلیم کر لیا گیا ہے اور مسلمانوں کے مقابلہ پر تھوڑا ٹیکس تجویز کیا گیا ہے کیونکہ ایک تو مسلمان دیگر چندوں کے ذریعہ غیر مسلموں سے بڑھ کر مالی قربانیاں دیتے تھے دوسرے رضاکارانہ طور پر فوجی خدمت بھی سرانجام دیتے تھے اس طرح وہ غیر مسلم رعایا کی حفاظت و عزت کی ذمہ داری بھی اپنے سر پر لیتے تھے۔ ایسی صورت میں غیر مسلم رعایا سے کسی قدر ٹیکس (جزیہ) لینا ان کی ذلت نہیں بلکہ ان پر احسان ہے یہاں ” صَاغِرُوْنَ “ کا مطلب ذلت نہیں بلکہ فرمانبرداری اور اطاعت کے جذبہ سے ادائیگی ٹیکس ہے۔

سورۃ انفال میں ایک موقع پر اللہ تعالیٰ کفار کے مظالم کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ کفار مکہ نے آنحضرت ﷺ اور صحابہ کو صرف اور صرف مذہب کے نام پر تکالیف پہنچانے کی بڑی بڑی تدبیریں کیں آپ کو قید کرنے قتل اور وطن سے نکال دینے کے منصوبے بنائے گئے۔ ارشاد خداوندی ہے۔

وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ وَ يَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ۔ (الانفال نمبر 31)

اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو یاد دلایا ہے کہ اس وقت کو یاد کرو جبکہ کافر آپ کے خلاف تدبیریں کرتے تھے تاکہ آپ کو قید کر دیں یا قتل کر دیں یا آپ کو اپنے وطن سے نکال دیں وہ بھی تدبیریں کرتے تھے اور اللہ بھی ان کی تدبیروں کا توڑ کر رہا تھا اور اللہ بہتر تدبیر کرنے والا ہے۔

پھر اسی سورۃ کی آیت نمبر 35 میں فرمایا کہ اللہ مکہ کے کفار کو ضرور عذاب میں مبتلا کرے گا کیونکہ وہ مسلمانوں کو عبادت کرنے سے زبردستی روکتے ہیں۔ فرمایا۔

وَمَا لَهُمْ اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ يَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ “

یعنی اللہ ان کو کیوں عذاب میں مبتلا نہیں کرے گا جبکہ وہ لوگوں کو خدا کی عبادت سے روکتے ہیں آگے فرمایا” وَمَا كَانُوْا اَوْلِيَآءَهٗ یعنی وہ لوگ جو اللہ کی عبادت سے لوگوں کو روکتے وہ اس کے دوست نہیں ہو سکتے ”اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ اس کے دوست تو صرف متقی لوگ ہی ہوتے ہیں۔

اس سورۃ کی آیت 37 میں فرمایا کہ مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کے لئے اور ان کو عبادات سے روکنے کیلئے کفار اپنا مال پانی کی طرح بہاتے ہیں فرمایا:۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَسَيُنْفِقُوْنَهَا ثُمَّ تَكُوْنُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُوْنَ ؕ

یعنی جنہوں نے کفر کیا ہے وہ یقیناً اپنے مال اللہ کے راستہ سے لوگوں کو روکنے کیلئے خرچ کرتے ہیں (فرمایا) وہ اسی طرح ان مالوں کو خرچ کرتے جائیں گے پھر آخر یہ خرچ ان کیلئے حسرت کا موجب بن جائے گا۔ اور وہ مغلوب کر دئے جائیں گے۔

باوجود ان سب باتوں کے کہ وہ آنحضرت ﷺ کو قید کرنے قتل کرنے اور آپ کے وطن سے نکال دینے کے منصوبے بنا رہے تھے بلکہ قید کرنے اور وطن سے نکال دینے کے منصوبے میں کامیاب بھی ہوگئے اور باوجود اس کے کہ وہ آپ کو عبادت الٰہی سے روکتے تھے آپ کی مخالفت میں اپنے مالوں کو پانی کی طرح بہا رہے تھے تب بھی اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو مخاطب کرکے فرمایا کہ

قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ۔ (انفال آیت نمبر ۳۸)

تو کافروں سے کہہ دے کہ اگر وہ باز آجائیں تو جو (قصور) اُن سے پہلے ہو چکا ہے انہیں معاف کر دیا جائے گا۔ آنحضرت ﷺ تو ہمیشہ امن و صلح ہی چاہتے تھے لیکن جب یہ کفار مسلمانوں کو دُکھ پہنچانے اور مذہب کے معاملہ میں جبر کرنے اور زبردستی اپنا مذہب ٹھونسنے سے باز نہ آئے تو فرمایا۔

وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ (انفال نمبر ۳۹)

یعنی ان، کفار سے اس وقت تک لڑتے رہو یہاں تک کہ مذہب کی خاطر جبر کا فتنہ مٹ جائے اور قبول مذہب صرف اور صرف اللہ کی خاطر ہو جائے فرمایا اگر وہ باز آجائیں تو پھر تمہاری اُن سے لڑائی ختم اللہ خود ہی اُن کے اعمال کو دیکھ رہا ہے۔

پھر اس سورہ کی آیت نمبر 62 میں فرمایا۔

وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔

اگر وہ (یعنی کافر) صلح کی طرف مائل ہو جائیں تو آپ بھی صلح کی طرف مائل ہو جائیں اور اللہ پر توکل کریں اللہ بہت دعاؤں کو سننے والا ہے۔

پھر اس سورۃ کے معاً بعد سورۃ توبہ کی آیت نمبر ۶ میں فرمان الٰہی ہے۔

وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلَامَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ

اگر مشرکوں میں سے کوئی (جنگ چھوڑ کر) تجھ سے پناہ مانگے تو اس کو پناہ دے یہاں تک کہ وہ اللہ کا کلام سن لے (آگے یہ نہیں فرمایا کہ اُسے زبردستی مسلمان بنالو بلکہ فرمایا) پھر اس کو اس کے امن کی جگہ تک پہنچا دے۔

ان سب اُمور کے بعد سورۃ الانفال کی آیت نمبر 29 ہے جو ماہنامہ برہان نے درج کی ہے ــــ جو یہ ہے لڑو ان لوگوں سے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان نہیں لاتے اور جو اللہ نے حرام قرار دیا ہے اُسے حرام قرار نہیں دیتے (یعنی دین میں جبر کو خدا نے حرام قرار دیا ہے)

اور دین حق کو اختیار نہیں کرتے (اور دین حق یہ ہے کہ دین کی خاطر جبر نہ ہو کیونکہ ایک مقام پر صاف فرمایا لَاۤ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ۔ دین کے معاملہ میں کوئی جبر نہیں ایک اور مقام پر دین حق کی تعریف فرمائی کہ دین حق وہ ہے جو جبر سے نہیں بلکہ اللہ کی خاطر قبول کیا جاتا ہے)

ایسے لوگ جب بغاوت چھوڑ دیں اور فرمانبردار شہری بن کر رہیں تو بے شک اسلام قبول نہ کریں ان کو اسلامی اصطلاح میں ذمی قرار دیا جاتا ہے۔ اور ان لوگوں کے متعلق فرمان نبوی ہے کہ جو مسلمان کسی ذمی کو قتل کرتا ہے وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں سُونگھ سکے گا۔

کہاں ہے ان آیات میں کفار سے بلاوجہ جنگ کرنے ظلم کرتے یا اِن کو زبردستی مسلمان بنانے کی تعلیم بیشک آپ سارا قرآن مجید پڑھ جائیں آپ کو کہیں ایسی تعلیم نہیں ملے گی۔ یہ نہایت حیرت کی بات ہے کہ قرآن مجید کے متعصب دشمنوں کی طرح ہی آج دانشور کہلانے والے بعض مسلمانوں نے بھی قرآن مجید سے غیر مسلم متعصبوں جیسا سلوک شروع کر دیا ہے۔

لہٰذا معاصر ”بُرہان“ کے مضمون نگار سے ہماری درخواست ہے کہ قرآن مجید کی طرف ایسے خود ساختہ مضامین کو ہرگز منسوب نہ کریں۔ اس تمہید کے بعد انشاء اللہ ہم آئندہ مضامین میں وحدت ادیان کے محرکین پر واضح کریں گے کہ اگر وحدت ادیان کی تحریک پر عمل کرنا ہی ہے تو اس کا حقیقی مفہوم کیا ہے۔

(منیر احمد خادم)

باقی

خطبہ جمعہ

ریاکاری سے اور بخل سے بچیں گے تو نہ صرف اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی زندگی میں کامیاب فرمائے گا بلکہ آپ اپنی نسلوں کی زندگی میں بھی مسلسل ان نیکیوں کو جاری دیکھیں گے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ ۱۷ر جولائی ۱۹۹۸ء بمطابق ۱۷ر وفا ۱۳۷۷ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿اَلَّذِيْنَ يَبْخَلُونَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُوْنَ مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِه. وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَاباً مُّهِيْناً. وَالَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَآءَ النَّاسِ وَلاَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلاَ بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ. وَمَنْ يَّكُنِ الشَّيْطٰنُ لَهٗ قَرِيْناً فَسَآءَ قَرِيْناً. وَمَا ذَا عَلَيْهِمْ لَوْ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ. وَكَانَ اللّٰهُ بِهِمْ عَلِيْماً﴾۔ (سورۃ النسآء آیت ۳۸ تا ۴۰)

ان آیات کی تلاوت کا مقصد یہ ہے کہ اس سے پہلے جو میں نے مالی قربانی کے تعلق میں خطبات دیئے تھے ان میں جن گروہوں کا ذکر تھا اس آیت میں ان کے علاوہ ایک گروہ کا ذکر ہے لہذا اس آیت سے مضمون مکمل ہو جاتا ہے۔ خدا کی راہ میں مالی قربانی سے ڈرنے والوں کی جتنی قسمیں پہلی آیات میں بیان ہوئی تھیں یہ قسمیں ان کے علاوہ ہیں اور میرے نزدیک خدا کی راہ میں مالی قربانی کرنے والوں کا مضمون ان ساری آیات کے دائرے کے اندر رہتا ہے۔ پس میں نے سوچا کہ اب ان دو آیات کے اندر جو مضامین بیان ہوئے ہیں وہ بھی احباب کے سامنے کھول کر بیان کر دوں۔

اَلَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ ایک قسم یہ ہے کہ وہ لوگ بخل کرتے ہیں اور لوگوں کو بھی بخل کی تعلیم دیتے ہیں۔ وَيَكْتُمُوْنَ مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِه اور چھپاتے ہیں اس کو جو اللہ نے ان کو اپنے فضل سے عطا فرمایا وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَاباً مُّهِيْناً اور ہم نے کافروں کے لئے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

اب یہ لوگ بظاہر مومن ہیں ورنہ خدا کی راہ میں خرچ کرنے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا، نہ اس کی تعلیم دیتے کہ کچھ کم خرچ کیا کرو مگر اللہ کے نزدیک ان کا مرتبہ کافروں کا سا ہے۔ فی الحقیقت خدا کی نظر میں یہ کافر ہیں اور ایسے کافر ہیں جن کے لئے رُسوا کُن عذاب مقدر کیا گیا ہے۔

یہ کون لوگ ہیں، کیوں ایسا کرتے ہیں؟ امر واقعہ یہ ہے کہ وہ شخص جو خسیس ہو، دل کا کنجوس ہو، اس میں بعض دفعہ اپنے نفس پر تنگی کا رجحان بھی غالب ہوتا ہے۔ یعنی خسیس ہر قسم کے ہیں کچھ ایسے بھی ہیں جو دکھاوے کے لئے بہت خرچ کرتے ہیں ان کا بعد میں ذکر آئے گا۔ کچھ ایسے بھی ہیں جو بڑے بڑے محلات میں رہتے ہیں اور اس بات سے نہیں ڈرتے کہ لوگ سمجھیں گے کہ وہ امیر ہیں مگر کچھ خسیس ایسے ہیں جو اپنے حالات پر اپنی طرف سے تنگی وارد کرتے ہیں۔ وہ اتنے کنجوس ہوتے ہیں کہ اپنے اوپر بھی خرچ نہیں کر سکتے۔ اور جب دیکھتے ہیں کہ اور بھی لوگ ہیں جو اپنے اوپر خرچ کرتے ہیں اور ان کی بظاہر مالی حالت ان جیسی ہی ہوتی ہے تو ڈرتے ہیں کہ ان کی یہ کمزوری ننگی نہ ہو جائے اس لئے وہ چاہتے ہیں کہ ایسے لوگ بھی ان جیسا ہی رویہ اختیار کریں۔

پس یہ وہ لوگ ہیں جو بخل کرتے بھی ہیں اور بخل کی تعلیم بھی دیتے ہیں۔ لوگوں کو مخاطب کر کے کہتے ہیں کہ دیکھو تم کیا اپنے آپ پر ظلم کر رہے ہو۔ تم کھلے ہاتھوں سے خرچ کرتے ہو، تمہارا روپیہ کم ہو جائے گا اور سب لوگوں کو پتہ چل جائے گا کہ تمہارے پاس پیسہ ہے پھر بھکاری اور فقیر لوگ تمہاری طرف دوڑے چلے آئیں گے تو عقل سے کام لو اور اپنے گھریلو حالات میں تنگی اختیار کرو۔ اس غرض سے یہ ان کو حکم دیتے ہیں وَيَكْتُمُوْنَ مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِه اور اس مال کو چھپانے کی کوشش کرتے ہیں جو اللہ نے اپنے فضل سے ان کو عطا فرمایا ہے۔ اگر یہ بخل نہ کریں تو یہ مال سب کو نظر آنے لگ جائے گا تو رہتے غریبوں کی طرح ہیں اور اپنے اموال کو بہت چھپا کے رکھتے ہیں حالانکہ اللہ نے اپنے فضل سے ان کو عطا فرمایا تھا۔ جو اللہ نے اپنے فضل سے عطا فرمایا ہو اس سے یہ ناشکری کا سلوک بہت ہی ناپسندیدہ ہے بلکہ اس قدر ناپسندیدہ ہے کہ فرمایا وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَاباً مُّهِيْناً ہم نے کافروں کے لئے بہت رُسوا کُن عذاب تیار کر لیا ہے۔

ان کے برعکس ایک شکل ایسی بھی ہے جو ہوتے تو بخیل ہیں مگر ریاکاری کی خاطر خرچ کرنے میں بہت بڑھ بڑھ کر ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور یہ مرض جو ہے کہ بیاہ شادیوں کے موقع پر ہمارے پنجاب میں خاص طور پر دکھائی دیتا ہے۔ وہ پیسہ ڈالتے ہیں بلا کر، آوازیں دے کر کہ فلاں صاحب نے اتنا پیسہ ادا کر دیا ہے اس پر ایک بولی بولنے والا کہتا ہے فلاں صاحب نے اتنا پیسہ ادا کر دیا ہے۔ یہ ذلیل حرکت ہے۔ اگر تم نے کسی بچی کی خدمت کرنی ہے، کسی بھائی کو کچھ روپیہ دینا ہے تو مخفی ہاتھ سے دینے کی کوشش کرو، کیوں اس کو دنیا میں ذلیل کرتے ہو۔ لیکن یہ رواج چلا آ رہا ہے اور زمیندار اس پر فخر کرتے ہیں اور پھر لکھنے والے پورا حساب کتاب لکھ کے رکھتے ہیں کہ فلاں نے فلاں وقت فلاں بچی کو یہ دیا تھا اور یہ سنا کر دیا تھا۔ اگلی دفعہ جب یہ موقع آئے اور سنا کر دینے کا وقت آئے تو ہماری بولی اس سے بڑھ کر ہو، اس سے کم نہ ہو۔ غرضیکہ یہ سلسلے ریاکاری کے دنیا میں بھی چلتے ہیں اور یہی وہ لوگ ہیں کہ جب اللہ کی خاطر خرچ کرنے کا موقع آئے تو باوجود اس کے کہ بخیل ہوتے ہیں وہ دکھاوے کی خاطر خرچ کرتے ہیں، بہت بڑھا چڑھا کر بولی بھی دیتے ہیں اور بہت سے ایسے ہیں جو بولی تو دیدیتے ہیں لیکن پھر اسے پورا نہیں کرتے۔

پس ریاکاری کے دو حصے ہیں- ایک وہ جو وعدوں کے وقت ریاکاری سے کام لیتے ہیں اور جب بھی کسی مجلس میں تحریک کی جائے وہ کہہ دیں گے میری طرف سے اتنی بڑی رقم لکھ لو۔ ایسے افراد کا میں نے ایک دفعہ تفصیلی جائزہ لیا کیونکہ مجھے شک تھا کہ ریاکار پھر جب ادائیگی کا وقت آتا ہے تو چونکہ مخفی ہاتھ سے ادائیگی ہوتی ہے وہ ادائیگی سے محروم رہ جاتا ہے۔ اور میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ اکثر لوگ جن میں میں نے ریاکاری کی علامتیں پائی تھیں وہ ادائیگی کے وقت بالکل غائب تھے۔ بہت بڑی بڑی رقمیں انہوں نے خدا کی راہ میں لکھوائی ہوئی تھیں اور جب ادائیگی کا وقت آیا تو صفر تھی۔ چنانچہ میں نے ان کے متعلق ہدایت جاری کر دی کہ ان سے کبھی بھی کوئی چندہ وصول نہ کیا جائے کیونکہ جو بظاہر خدا کی خاطر دیتے ہیں ان کی بولی ریاکاری ہے اور وعدہ لکھواتے وقت جانتے ہیں کہ ان کو ہرگز توفیق نہیں ملے گی کہ یہ رقم ادا کر سکیں تو یہ دھوکے باز ہیں ان سے ہرگز آئندہ کوئی چندہ بھی وصول نہ کیا جائے۔ اس فیصلے کے بعد جب ان لوگوں کے چندے پر میں نے نظر دوڑائی تو پتہ لگا کہ وصول نہ کیا جائے کے حکم کی ضرورت ہی نہیں تھی، چندہ دیتے ہی نہیں یہ خانہ ہی صفر ہے ان کا۔

تو عجیب و غریب لوگ ہیں دنیا میں جن کو قرآن کریم کی آیات نے گھیرے میں لے رکھا ہے۔

کوئی پہلو ایسا نہیں ہے جو چندوں کے تعلق میں ہمیں دکھائی دیتا ہو یا نہ دکھائی دیتا ہو مگر قرآنی آیات نے اس مضمون کو اپنے اندر شامل نہ فرما لیا ہو۔ پس ریاکار بھی

ہیں وَالَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ رِئَآءَ النَّاس وہ لوگ جو اپنے اموال لوگوں کو دکھانے کی خاطر خرچ کرتے ہیں۔ وَلاَ یُؤمِنُونَ بِاللّٰہِ وَلاَبِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وہ اللہ پر یا یوم آخرت پر ایمان نہیں لاتے۔ اِن کے متعلق بھی بہت سخت نتیجہ نکالا گیا ہے۔ جس طرح پہلے فرمایا تھا وَاَعْتَدْنَا لِلْکٰفِرِیْنَ عَذَاباً مُّھِیْناً. ان کے متعلق فرمایا وَمَنْ یَکُنِ الشَّیْطٰنُ لَہ' قَرِیْناً فَسَآءَ قَرِیْناً جن کا شیطان ساتھی بن جائے اس سے برا ساتھی کوئی نہیں ہو سکتا۔ تو جن کا اٹھتے بیٹھتے شیطان ساتھی ہو ان کے اعمال کا کیا حال ہو گا۔ کھوکھلے اور بے معنی، ان کی کوئی حقیقت خدا کی نظر میں نہیں ہے۔

یہ دو باتیں بیان کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَا ذَا عَلَیْھِمْ لَوْ اٰمَنُوْ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقَھُمُ اللّٰہُ . وَکَانَ اللّٰہُ بِھِمْ عَلِیْما. انہیں کیا ہو گیا ہے، ان پر کیا بپتا پڑی ہے وَمَا ذَا عَلَیْھِمْ کہ وہ اللہ پر ایمان نہیں لاتے۔ لَوْ اٰمَنُوْ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اگر وہ وہ اللہ پر ایمان لے آتے اور آخرت پر ایمان لے آتے تو ان کو کیا نقصان پہنچنا تھا اور اسی طرح وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقَھُمُ اللّٰہُ. اگر وہ خدا کی راہ میں خرچ کرتے اس میں سے جو اللہ نے ان کو خود عطا فرمایا ہے۔ وہ چاہے ریاء کریں چاہیں چھپائیں وَکَانَ اللّٰہُ بِھِمْ عَلِیْماً یہ ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ ان سے خوب واقف ہے، ان کی ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔ پس ان آیات کریمہ کے ساتھ یہ مضمون جو انفاق فی سبیل اللہ کا میں بیان کرتا چلا آیا ہوں میرے نزدیک مکمل ہو جاتا ہے۔ اس سلسلے میں چند احادیث نبویہ اور چند اقتباسات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔

مسند احمد بن حنبل جلد ۲ صفحہ ۱۵۹ میں درج ہے عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا اَلشُّحَّ یعنی بخل سے بچو۔ یہ بخل ہی ہے جس نے پہلی قوموں کو ہلاک کیا۔ تو بخل سے بچنا جماعت احمدیہ کے لئے انتہائی ضروری ہے کیونکہ ہم نے دنیا میں زندہ رہنا ہے، خدا کے پیغام کو اگلی نسلوں میں جاری کرنا ہے۔ اور صرف اس بیماری یعنی بخل کا رہو گئے تو حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا یہ فرمان ہم پر ضرور صادق آئے گا کہ پہلی قوموں کی طرح ہم ہلاک ہو جائیں گے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے یہ تفسیر یہاں بیان نہیں فرمائی مگر دوسری بہت سی احادیث میں، بخل سے کیوں قومیں ہلاک ہوا کرتی ہیں، یہ تفصیل بھی بیان فرمائی ہے۔ مگر میں نے یہ مختصر حدیث جو جامع مانع ہے یہ آج کے خطبے کے لئے چنی ہے۔

ایک اور حدیث جو مسند احمد سے ہی لی گئی ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا بخیل اور سخی کی مثال ان دو آدمیوں کی سی ہے جنہوں نے سینے تک لوہے کی قمیص پہنی ہے۔ یہ بہت ہی لطیف مثال ہے اور اس کو پڑھ کر آدمی حیران رہ جاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی حکمت اور فراست پر، آپ پر بڑھ بڑھ کر درود بھیجنے کو دل چاہتا ہے۔ کتنی عظیم الشان مثالیں دے کر دونوں کا مقابلہ فرمایا گیا ہے۔ بظاہر ایک ہی کی سی مثال ہے شروع ایک بات سے ہوتی ہے وہ یہ کہ بخیل اور سخی کی مثال ان دو آدمیوں کی سی ہے جنہوں نے سینے تک لوہے کی قمیص پہنی ہوئی ہو۔ بعض دفعہ زرہیں پہنی جاتی ہیں ان سے سینہ جکڑا جاتا ہے اور اس مضمون میں یہی بیان ہے کہ ایسی لوہے کی قمیصیں پہنی ہوئی ہیں جن میں سینے جکڑے جاتے ہیں۔ سخی نے بھی پہنی ہوئی ہے، بخیل نے بھی پہنی ہوئی ہے مگر آگے جا کے ایک فرق پڑ جاتا ہے۔ سخی جب کچھ خرچ کرتا ہے تو اس کی آہنی قمیص کا حلقہ کھل جاتا ہے۔ جب سخی خرچ کرتا ہے تو حلقہ تھوڑا سا ڈھیلا ہو جاتا ہے اور یہ اتنی گہری نفسیاتی حکمت ہے کہ اس پہ جتنا غور کریں اتنا ہی دل رسول اللہ ﷺ کی تعریف میں، ثناء میں ڈوب جاتا ہے۔ ہر دفعہ جب ایک شخص ایسے خرچ کی توفیق پاتا ہے جس سے پہلے اس کو کچھ تنگی محسوس ہو رہی ہو تو لازماً اس کے بعد اسی مضمون میں مزید خرچ کرنے کی طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ دنیا میں بھی یہی حال ہم دیکھتے ہیں اور دین میں بھی بالکل یہی حال ہے۔

پس رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں بظاہر دونوں نے قمیصیں پہنی ہوئی ہیں جنہوں نے سینوں کو جکڑ رکھا ہے مگر ہر شخص جو کچھ خرچ کرتا ہے اس کے حلقے ڈھیلے ہو جاتے ہیں اور اس طرح آہستہ آہستہ وہ قمیص کھل جاتی ہے کوئی بھی پھر تنگی نہیں رہتی۔ دنیا کی قربانیاں ہوں یا دین کی قربانیاں ہوں دونوں میں وہ خرچ کرتا ہے۔ اور اس خرچ سے لذت پاتا ہے، شرح صدر نصیب ہو جاتا ہے اور آخر کار وہ اس کی جکڑ سے آزاد ہو جاتا ہے لیکن بخیل کو وہ قمیص جکڑتی چلی جاتی ہے اور اس طرح اس کی گرفت بڑھتی جاتی ہے۔ تمام بخیلوں کا یہی حال ہے۔ جتنا بخل میں آگے بڑھتے ہیں اتنا بخل ان کے سینوں کو تنگ کرتا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ اس حال میں مرتے ہیں کہ جو کچھ بخل کر کر کے اکٹھا کیا سارا دنیا میں پیچھے کے لئے چھوڑ جاتے ہیں اور حساب لینے والے فرشتوں کے سوا اور کچھ نہیں پاتے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں "خدا ایسے لوگوں کو نہیں چاہتا جو بخیل ہیں اور لوگوں کو بخل کی تعلیم دیتے ہیں اور اپنے مال کو چھپاتے ہیں"۔ یکتمون والی بات وہی ہے جو مسیح موعود علیہ السلام یہاں بیان فرمار ہے ہیں۔ "یعنی محتاجوں کو کہتے ہیں کہ ہمارے پاس کچھ بھی نہیں ہے"۔ پھر فرمایا ریاکاروں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں، "خوش قسمت ہے وہ انسان جو ریاء سے بچے اور جو کام کرے وہ خدا تعالیٰ کے لئے کرے۔ ریاکاروں کی حالت عجیب ہوتی ہے خدا تعالیٰ کے لئے جب خرچ کرنا ہو تو وہ کفایت شعاری سے کام لیتا ہے لیکن جب ریاء کا موقع ہو تو پھر ایک کی بجائے سو دیتا ہے اور دوسرے طور پر اس مقصد کے لئے دو کا دینا کافی سمجھتا ہے۔ اس لئے اس مرض سے بچنے کی دعا کرتے رہو"۔

اپنے ایک صحابی کا ذکر خیر فرماتے ہیں اور آپ ہی کے الفاظ میں میں یہ بیان کرتا ہوں۔ "حبّی فی اللہ سید عبدالہادی صاحب اوورسیئر۔ یہ سید صاحب انکسار اور ایمان اور حسن ظن اور ایثار اور سخاوت کی صفت میں حصہ وافر رکھتے ہیں۔ وفا اور متانت شعار ہیں ابتلاء کے وقت استقامت کو ہاتھ سے نہیں چھوڑتے۔ وعدہ اور عہد میں پختہ ہیں۔ حیاء کی قابل تعریف صفت ان پر غالب ہے"۔ پس وہ لوگ جو ریاء سے کام نہیں لیتے ان میں حیاء ضرور ہوتی ہے اور یہ اللہ کا احسان ہے اگر کسی شخص میں حیاء پائی جائے تو وہ اپنی نیکی سے حیاء کرتا ہے اور جس میں حیاء نہ ہو وہ بدی سے بھی حیاء نہیں کرتا یا بدی کو چھپانے میں بعض دفعہ حیاء سے کام لیتا ہے تو صفت ایک ہی ہے لیکن دو طرح سے اپنا رنگ دکھاتی ہے۔ فرمایا: "حیاء کی قابل تعریف صفت ان پر غالب ہے"۔ قابل تعریف پر جو زور ہے وہ اس وجہ سے ہے کہ حیاء کی بعض دفعہ قابل مذمت صفت بھی ہوا کرتی ہے۔ "اس عاجز کے سلسلۂ بیعت میں داخل ہونے سے پہلے بھی وہی ادب ملحوظ رکھتے تھے جو اب ہے۔ اللہ جل شانہ کا ان پر یہ خاص احسان ہے کہ وہ نیک کاموں کے کرنے کے لئے منجانب اللہ توفیق پاتے ہیں۔ ان کی طبیعت فقر کے مناسب حال ہے انہوں نے اس سلسلہ کے لئے دو روپیہ ماہواری چندہ مقرر کیا ہے"۔ اب دو روپے اس زمانے میں بہت بڑی رقم ہوا کرتی تھی لیکن وہ دو روپے جو ماہواری چندہ مقرر کیا تھا وہ تو حساب میں آجاتا ہے لوگ دیکھتے بھی تھے حیاء کی صفت ان کی کیا تھی یہ اس کے آگے بیان ہے۔

"مگر اس چندہ پر کچھ موقوف نہیں وہ بڑی سرگرمی سے خدمت کرتے ہیں اور ان کی مالی خدمات کی ابھی تصریح مناسب نہیں"۔ کیونکہ وہ مالی خدمات جو دو روپے ظاہر کے علاوہ چھپ کر کرتے ہیں وجہ یہ ہے کہ وہ چھپانا چاہتے ہیں۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے غلاموں کے دل کے حال پر بڑی باریک نظر رکھا کرتے تھے۔ فرمایا: "تصریح اس جگہ مناسب نہیں کیونکہ میں خیال کرتا ہوں کہ ان کی مالی خدمات کے اظہار سے ان کو رنج ہو گا"۔ ایسے بھی ہیں جن کو دکھ ہوتا ہے اس بات سے کہ ان کی مالی خدمات کا شہرہ کیا جائے۔ "وجہ یہ ہے کہ اس سے بہت پرہیز کرتے ہیں کہ ان کے اعمال میں کوئی شعبہ ریاء کا دخل کرے اور ان کو یہ وہم ہے کہ اجر کسی عمل کا اس کے اظہار سے ضائع ہو جاتا ہے"۔ یعنی یہ بات ان کی فی الحقیقت درست نہیں کیونکہ بعض اوقات اظہار کرنے سے قومی فائدہ پیش نظر ہوتا ہے اور اظہار کے نتیجے میں ایک دوسرے سے بڑھ کر خدمت کرنے کی توفیق ملتی ہے۔ سچے دل والوں کو ہی، ریاکاروں کی بات نہیں ہو رہی۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس پر بھی نظر ہے۔ آپ نہیں چاہتے کہ جماعت اس سے غلط نتیجہ نکالے۔ ان کی خاطر تو آپ نے سب کچھ چھپا دیا لیکن بعض اوقات خدا کی راہ میں خرچ کرنے کا اظہار کرنا پڑتا ہے اور اس اظہار کے نتیجے میں ساری جماعت میں استباق فی الخیرات کی روح ترقی کرتی ہے۔ اس لئے فرمایا: "ان کو یہ وہم ہے کہ اجر کسی عمل کا اس کے اظہار سے ضائع ہو جاتا ہے"۔ ایسے لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی غلامی میں داخل تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ساتھ تجارت کا سلیقہ سکھا رکھا تھا اور ایسے لوگ کثرت سے تھے۔ حضرت عبدالرحمٰن صاحب مہر سنگھ کا ذکر بارہا پہلے کر چکا ہوں، ان کا حال یہ تھا کہ جب کوئی تنگی ہو تو وہ خدا کی راہ میں خدمت کے لئے نکل جایا کرتے تھے۔ کمانے کی خاطر نہیں بلکہ اپنے اس وقت کو جس کو وہ روپیہ کمانے پر خرچ کر سکتے تھے روپے کو بھول کر تبلیغ کے لئے نکل جایا کرتے تھے۔ یہ ان کا اپنا ایک رنگ تھا اور ہمیشہ ایسا ہوا۔ ایک دفعہ بھی اس معاملے میں مایوسی نہیں ہوئی کہ وہ جب تبلیغ سے واپس آرہے تھے یا اس دوران خدا تعالیٰ نے ان کو کوئی رقم مہیا فرما دی جو رقم اس چیز کے لئے بہت کافی ہوا کرتی تھی جو ان کو ضرورت پڑتی تھی۔

اور یہ واقعہ ان کا بڑا دلچسپ ہے کہ پھر بڑے فخر سے آکے گھر کی کنڈی کھٹکھٹایا کرتے تھے اور آواز دیا کرتے تھے کہ اپنی بیگم کو کہ فلاں کی اماں دروازہ کھولو۔ اب جو کنڈی کھٹکھٹائے گا اس کو کچھ کہنے کی ضرورت بھی

طالبان دُعا:-

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 بینٹنگ لین کلکتہ 700001

دکان-248-1652, 248-5222

رہائش-243-0794, 27-0471

ارشاد نبوی ﷺ

خَیرُ الزَّادِ التَّقوٰی

سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے

(منجانب)

رکن جماعت احمدیہ ممبئی

کیاہے لیکن وہ انگریزی میں کہا کرتے تھے کیونکہ انگریزی کا ان کو بہت شوق تھا اور یہ ثابت کیا کرتے تھے سکول کے بچوں پر کہ میری بیوی کو انگریزی آتی ہے۔ وہ پوچھتے تھے کیسے آتی ہے بتائیں۔ کہتے جب میں گھر جاتا ہوں تو کنڈی کھٹکھٹا کے کہتا ہوں فلاں کی اماں دروازہ کھولو۔ اسی وقت وہ دروازہ کھولتی ہے اور یہ بات میں انگریزی میں کہہ رہا ہوتا ہوں۔ تو بڑے بڑے دلچسپ انسان تھے جو اپنے اپنے رنگ میں ایک مثال تھے اور انہی مثالوں کی یہ خیر ہے کہ ان کی اولاد بھی اسی طرح نیکیوں میں حصہ پا رہی ہے۔

نیکیوں کے متعلق یاد رکھیں کہ یہ ضائع نہیں ہوا کرتیں، ان معنوں میں بھی ضائع نہیں ہوا کرتیں کہ گویا ایک ہی نسل تک محدود رہ جائیں۔ نیکیاں نسلاً بعد نسل چلتی ہیں اور اللہ تعالیٰ نے یہ جو وعدہ فرمایا ہے کہ میں بڑھاتا ہوں اس سے ہرگز یہ مراد نہیں کہ اس شخص کے اموال کو برکت دیتا ہوں یا اس کی نیکیوں کو بڑھاتا ہوں۔ مراد یہ ہے کہ اتنا بڑھاتا ہوں کہ نسلاً بعد نسلٍ چلتی چلی جاتی ہیں۔ پس ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کی صورت میں ایسی مثالیں بکثرت دیکھی ہیں اتنی کہ ان کا بیان ممکن نہیں۔ اپنے اپنے رنگ میں فقیر راہِ مولا تھے اور ان کے انفاق کا بھی اپنا اپنا رنگ تھا لیکن ان میں سے کسی ایک میں بھی ریاکاری نہیں تھی بلکہ حتی المقدور کوشش کرتے تھے کہ اپنی نیکیوں کو چھپالیں۔

پس یہ ایک ایسا گر ہے جس کو جماعت کو سیکھنا چاہئے اور پلّے باندھنا چاہئے کیونکہ **ریاکاری سے بچیں گے اور بخل سے بچیں گے تو نہ صرف اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی زندگی میں کامیاب فرمائے گا بلکہ آپ اپنی نسلوں کی زندگی میں بھی مسلسل ان نیکیوں کو جاری دیکھیں گے اور اللہ تعالیٰ کے فضل کا ایک ایسا سلوک دیکھیں گے جو کوثر کی طرح کبھی بھی ختم نہیں ہوتا۔**

اس قسم کے بزرگوں میں سے ایک حضرت صوفی احمد جان صاحب لدھیانوی کے صاحبزادے حضرت صاحبزادہ پیر افتخار احمد صاحب بھی تھے۔ حضرت صوفی احمد جان صاحبؓ لدھیانوی وہ بزرگ ہیں جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آپ کے دعویٰ سے پہلے ہی پہچان لیا تھا۔ انہوں نے آپ کو مخاطب کر کے کہا تھا "تم مسیحا بنو خدا کے لئے"۔ کاش تم مسیحا بن جاؤ کیونکہ تم میں مَیں مسیحائی کی علامات دیکھ رہا ہوں۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وہ مسیحائی کی علامات جو آپ اپنے نفس سے بھی چھپاتے تھے خدا نے اپنے ایک بزرگ بندے پر ان صفات کو روشن کر دیا اور اسی مضمون کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آگے جا کر بیان فرمائیں گے کہ تم خدا کی خاطر چھپنے کی کوشش بھی کرو تو امر واقعہ یہ ہے کہ اگر تم سنجیدگی اور اخلاص سے چھپنے کی کوشش کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں چھپنے نہیں دے گا۔ تمہاری نیکیوں کو اس طرح ظاہر فرمائے گا کہ لوگ ان کی مثال پکڑیں۔ پس نیکیوں کی خاطر اللہ تعالیٰ گویا تمہاری نیکیوں سے پردہ اٹھادے گا۔

تو خدا کے پردے اٹھانے کے رنگ بھی عجیب ہیں کبھی وہ نیکیوں سے پردے اٹھاتا ہے کبھی لوگوں کی بدیوں سے بھی پردے اٹھاتا ہے۔ یہی دعا کرنی چاہئے کہ اگر ہماری نیکیاں اس لائق ہیں کہ ان سے پردہ اٹھانا خدا کے نزدیک بنی نوع انسان کے فائدے کے لئے ہو تو تب اللہ ان سے پردہ اٹھائے مگر اس رنگ میں نہ اٹھائے کہ ہمیں کوئی نقصان پہنچے۔ اگر اس اخلاص کے ساتھ آپ اپنی نیکیوں کو چھپانے کی کوشش کریں گے تو ہمیشہ اللہ تعالیٰ اس رنگ میں پردہ اٹھائے گا کہ آپ کے اخلاص کو تو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا لیکن بنی نوع انسان کو اور آپ کی آئندہ نسلوں کو فائدہ پہنچے گا۔ پس یہ ان حضرت صوفی احمد جان صاحب کے صاحبزادے ہیں صاحبزادہ پیر افتخار احمد صاحب۔ بڑے لمبے قد کے تھے اور ان سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بہت سی روایات ہیں اور ان کا اپنا ایک رنگ عجیب تھا۔

صاحبزادہ پیر افتخار احمد صاحب اپنے والد سے متعلق تحریر فرماتے ہیں۔ ہمارے گھر میں خرچ نہ تھا۔ میرے والد صاحب نے میری والدہ سے پوچھا آٹا ہے؟ کہا نہیں۔ مال ہے؟ جواب نفی میں ملا۔ ایندھن ہے؟ وہی جواب۔ جیب میں ہاتھ ڈالا، دو روپے تھے۔ فرمانے لگے اس میں تو اتنی چیزیں پوری نہیں ہو سکتیں میں ان روپوں سے تجارت کرتا ہوں۔ وہ دو روپے کسی غریب کو دے کر نماز پڑھنے چلے گئے۔ یہ ان کی تجارت تھی۔ راستے میں اللہ تعالیٰ نے دس روپے بھیج دئے۔ وہ دَہ دنیا ستر آخرت کا ایک یہ بھی مطلب ہے۔ مگر یہاں دو کے بدلے دس ملے ہیں اِس کا اُس سے تعلق نہیں۔ دو کے بدلے دس اس لئے ملے کہ ان کو جو ضرورت تھی بعینہ دس روپے میں پوری ہوتی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے یہ حساب ان سے رکھا۔ رستے میں اللہ تعالیٰ نے دس روپے بھیج دئے۔ واپس آکر فرمایا میں تجارت کر آیا ہوں اب سب چیزیں منگوالو۔ اللہ کی راہ میں مال دینے سے گھٹتا نہیں، بڑھتا ہے۔ یہ جو روایت ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ ان کی اس وقت کی ضرورتیں دس روپے میں مکمل طور پر پوری ہو جاتی تھیں۔ اور چونکہ اس نیت سے انہوں نے خدا کی راہ میں خرچ کیا تھا کہ میری ساری ضرورتیں پوری ہو جائیں پس اللہ نے وہ نیت اس دنیا میں پوری فرمادی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک اور بزرگ صحابی کا ذکر فرماتے ہیں۔ فرمایا: "حبی فی اللہ میاں عبد الحق خلف عبد السمیع۔ یہ اول درجے کا مخلص اور سچا ہمدرد اور محض للہ محبت رکھنے والا دوست اور غریب مزاج ہے۔ دین کو ابتداء سے غریبوں سے مناسبت ہے کیونکہ غریب لوگ تکبر نہیں کرتے اور پوری تواضع کے ساتھ حق کو قبول کرتے ہیں"۔ یہ میں نے ذکر اس لئے چنا ہے کہ لوگوں پر یہ بات روشن ہو جائے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام صرف کھل کر مالی قربانی کرنے والوں پر ہی تحسین کی نظر نہیں ڈالتے تھے بلکہ وہ بھی آپ کو بہت پیارے تھے جن کو مالی قربانی کی اپنی غربت کی وجہ سے توفیق نہیں ملتی تھی مگر جن کے حالات سے آپ واقف تھے۔ جانتے تھے کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے زیادہ ان کو کوئی اور چیز عزیز نہیں ہے۔ پس نہ خرچ کرنے والے بھی اسی مد میں لکھے گئے جس میں خرچ کرنے والے لکھے گئے یعنی توفیق نہ پاتے ہوئے بھی خرچ کرنے کی تمنا بہت تھی۔ یہ مضمون وہ ہے جس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ایک دفعہ صحابہ کو نصیحت فرمائی تھی کہ اتنی دفعہ نماز کے بعد تکبیر و تسبیح کیا کرو تو تمہیں خرچ کی توفیق نہیں اور دل چاہتا ہے، اللہ تعالیٰ تمہاری یہ توفیق کہ خدا کا ذکر کرتے ہو اس رنگ میں قبول فرمالے گا گویا تم نے خرچ کر دیا اور تمہیں اپنے خرچ کرنے والے بھائیوں سے کم عطا نہیں کرے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے جب یہ فرمایا تو ان غریبوں کے دل راضی ہو گئے۔ پس جیسے آقا کی باریک نظر تھی ویسے ہی آپؐ کے غلام کی باریک نظر تھی۔ جیسے آقا اپنے غریب صحابہ پر نظر رکھتا تھا، جانتا تھا کہ ان کا دل چاہتا ہے مال خرچ کرنے کو مگر نہیں کر سکتے ان کے دل کی تسکین کے سامان کیا کرتا تھا۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی یہ توفیق ملی کہ اپنے غریب صحابہ کے دل پر نظر رکھ کر ان کے دل کی تسکین کے سامان کیا کرتے تھے۔ وہ واقعہ جو میں نے بیان کیا ہے اس کے متعلق روایت ہے کہ کچھ عرصے کے بعد یہ بات عام ہو گئی۔ لوگوں نے ایک دوسرے سے باتیں کیں اور یہ بات امیروں کو بھی پتہ چل گئی کہ اس طرح تو بہت جزاء ملتی ہے انہوں نے بھی اپنے غریب بھائیوں کے ساتھ بیٹھ کر تسبیح و تحمید شروع

پتھر پریم میں تبلیغی مساعی

11 جولائی کو خاکسار مع دو خدام اور ایک انصار چھ کلو میٹر پہاڑی راستہ سے پیدل چل کر ایک جگہ پہنچے جہاں سو کے قریب افراد کو پیغام حق پہنچایا۔ اسی طرح مسجد میں آنے والے غیر از جماعت افراد کو تبلیغ کی اور سوالوں کے جواب دئے۔ 19 جولائی کو دو گروپوں نے قریب کے علاقوں میں تبلیغ کی اور لٹریچر تقسیم کیا۔

(سی ایچ عبد الرحمٰن معلم وقف جدید)

اعلانات نکاح

☆ میرے بیٹے محمد نعیم الدین کا نکاح ہمراہ امۃ الرؤف بنت مکرم محمد عبد الغنی صاحب بحق مہر 15100 پندرہ ہزار ایک سو روپے۔

☆ محمد حکیم الدین کا نکاح ہمراہ نصرت جہاں خوشین بنت سلطان الدین صاحب بحق مہر 30101 تیس ہزار ایک سو ایک روپے پر بتاریخ 10 اگست کو مکرم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ سلسلہ نے پڑھا۔ ان رشتوں کے ہر جہت سے بابرکت ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔ اعانت بدر 50/ روپے۔

(محمد قمر الدین ہمت پور د حیدر آباد)

درخواست دُعا

میرے والد محترم محمد عبد اللہ شاکر صاحب آف بڈھانوں عرصہ پانچ ماہ سے گلے کی سخت تکلیف میں مبتلا ہیں۔ کافی علاج کے باوجود کوئی افاقہ نہیں ہو رہا ہے اور آواز پہلے کی طرح بہت دھیمی ہے اور کافی کمزور ہو گئے ہیں۔ دُعا کی درخواست ہے کہ خدا میرے والد صاحب کو اپنے خاص فضل و کرم سے مکمل صحت یابی عطا فرمائے۔ آمین

(فضل الرحمان بھٹی متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان)

احمد وحید کاشف ابن سید جاوید انور جمشید پور کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہندوستان کے اعلیٰ Arms. Force. Medical College Poona میں داخلہ مل گیا ہے موصوف مرحوم سید حمید الدین صاحب مرحوم آف جمشید پور کا پوتا اور مکرم ڈاکٹر محمد یونس صاحب بھاگل پور کا نواسہ ہے احباب جماعت سے عزیزم کے روشن مستقبل اور دینی و دنیاوی ترقیات کیلئے خصوصی دُعا کی تحریک ہے۔

(اعانت بدر۔ ر ۱۰۰) ادارہ بدر)

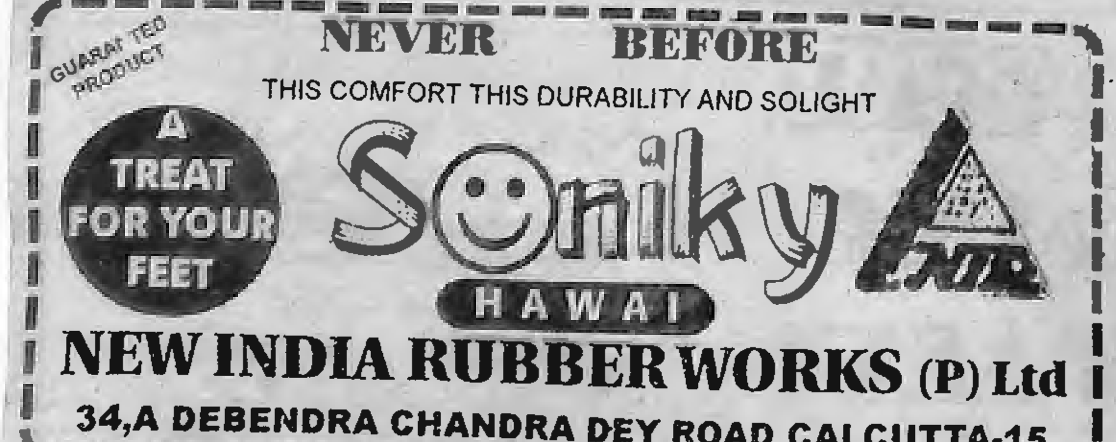

کردی۔ اس پر غریب بھائیوں کو ایک قسم کا رشک آیا۔ انہوں نے کہا لو ہو یہ تو ہمارے ساتھ شامل ہو گئے خرچ کی جزاء بھی پائیں گے اور بے خرچ کی جزاء بھی پائیں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے یت کی اس رنگ میں کہ ان کو روکیں وہ بھی ہمارے ساتھ شامل ہو کر ہمارے حصے میں سے حصہ بٹا رہے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا نہیں ان کو نہیں میں روکوں گا جن کو خدا دوہرے اجر کی توفیق عطا فرماتا ہے میں کیسے روک دوں۔

توجماعت کے امراء کو چاہئے کہ اس بات پر بھی نظر رکھیں، کوشش کریں کہ خدا کی راہ میں خرچ کرنے میں پہلے سے بڑھتے رہیں اور غریبوں کی ان نیکیوں میں سے بھی حصہ پائیں جو مال نہ دینے کی وجہ سے یا نہ دینے کی محرومی کے احساس سے عملاً ذکر الٰہی یا دوسری نیکیوں میں زیادہ حصہ لیتے ہیں۔ اس سے ان کو دوہرا اجر نصیب ہو گا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس عادت سے ان کی اولادوں کے مقدر چمک اٹھیں گے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام عبدالحق خلف عبدالسمیع صاحب کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "میں سچ سچ کہتا ہوں کہ دولت مندوں میں ایسے لوگ بہت کم ہیں کہ اس سعادت کا عشر بھی حاصل کر سکیں جس کو غریب لوگ کامل طور پر حاصل کر لیتے ہیں"۔ یہ امر واقعہ ہے کہ دولتمندوں میں یہ لوگ بہت کم ہوتے ہیں مگر اگر ہوں تو ان کا نصیبہ دنیا میں بھی جاگ اٹھتا ہے اور آخرت میں بھی۔ "فَطُوبیٰ لِلغُرَبَآء" بڑی خوشی کی بات ہے۔ خوشخبری ہے غرباء کے لئے۔ "میاں عبدالحق باوجود اپنے اخلاص اور کمیٔ مقدرت کے ایک عاشق صادق کی طرح محض للہ خدمت کرتا رہتا ہے اور اس کی یہ خدمات اس آیت کا مصداق اس کو ٹھہرا رہی ہیں "یُؤثِرُونَ عَلٰی اَنفُسِہِم وَلَو کَانَ بِہِم خَصَاصَۃ"۔ یہاں ایک اور معنی اس آیت کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمایا ہے جس پر عام طور پر مفسّرین کی نظر نہیں جاتی۔ یُؤثِرُونَ عَلٰی اَنفُسِہِم وَلَو کَانَ بِہِم خَصَاصَۃ کا یہ مطلب لیا جاتا ہے جو اپنی جگہ درست ہے کہ وہ مال سے خدا کی راہ میں اس وقت بھی خرچ کرتے ہیں جبکہ ان کو مالی تنگی کا سامنا ہو۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کے علاوہ ایک اور مضمون اس آیت میں پڑھا ہے۔ یُؤثِرُونَ عَلٰی اَنفُسِہِم خواہ ان کو مالی تنگی خدمت سے باز رکھتی ہو۔ یعنی مالی خدمت سے باز رکھتی ہو وہ نفس کی قربانی سے باز نہیں آتے۔ یُؤثِرُونَ عَلٰی اَنفُسِہِم اپنے نفس کو اس راہ میں خرچ کر دیتے ہیں۔ بہت ہی پیاری تفسیر ہے جس کو دیکھ کر انسان عش عش کر اٹھتا ہے۔ اب یہ تفسیر کیا نعوذباللہ من ذٰلک گندوں کو بھی عطا ہو سکتی ہے۔ جن کے دل اللہ پاک کرے ان کے سوا کسی کو یہ تفسیر عطا ہو ہی نہیں سکتی۔ اور دشمن، بدزبان، احمق اگر صرف اس ایک تفسیر پر غور کر لے جیسے میں نے پہلے بھی کئی دفعہ بیان کیا ہے ہر تفسیر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک ایسا رنگ ہے جو عارف باللہ کے سوا کسی کو نصیب نہیں ہو سکتا۔ تو دشمن اگر اس چیز کو دیکھ لے تو ہرگز کبھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف بدکلامی کی جسارت نہیں کر سکتا۔ ایمان لانا یا نہ لانا یہ الگ مسئلہ ہے مگر ایسے پاکباز پر بدزبانی کی جسارت نہیں کی جا سکتی جو اللہ کے عشق میں گم ہو اور اسی کی ہدایت سے عارفانہ نکات اس کو ملتے ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: "یہ ظاہر ہے کہ تم دو چیز سے محبت نہیں کر سکتے اور تمہارے لئے ممکن نہیں کہ مال سے بھی محبت کرو اور خدا سے بھی کرو۔ بیک وقت ایک سینے میں یہ دو محبتیں جمع نہیں ہو سکتیں۔ پس خوش قسمت وہ شخص ہے کہ خدا سے محبت کرے اور اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی"۔ یہاں نیت کی اصلاح بہت ضروری ہے۔ یہ نہیں فرمایا کہ اپنا مال بڑھانے کی خاطر خدا سے محبت کرے بلکہ یہ فرمایا ہے کہ خالص اللہ کی محبت کی وجہ سے مال خرچ کر دے۔

تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ مشاہدہ ہے کہ اگرچہ ان کی نیت یہ نہیں بھی ہوتی تب بھی خدا ان کے مال میں دوسروں کی نسبت زیادہ برکت ڈال دیتا ہے۔ کیوں؟ فرمایا: "کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادے سے آتا ہے۔ پس جو شخص خدا کے لئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اسے پائے گا۔ لیکن جو شخص مال سے محبت کر کے خدا کی راہ میں وہ خدمت بجا نہیں لاتا جو بجالانی چاہئے تو وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا۔ یہ مت خیال کرو کہ مال تمہاری کوشش سے آتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے۔ اور یہ مت خیال کرو کہ تم کوئی حصہ مال کا دے کر یا کسی اور رنگ میں کوئی خدمت بجالا کر خدا تعالیٰ اور اس کے فرستادہ پر کچھ احسان کرتے ہو بلکہ یہ اس کا احسان ہے کہ تمہیں اس خدمت کے لئے بلاتا ہے۔ اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر تم سب کے سب مجھے چھوڑ دو اور خدمت اور امداد سے پہلو تہی کرو تو وہ ایک قوم پیدا کرے گا کہ اس کی خدمت بجالائے گی۔ تم یقیناً سمجھو کہ یہ کام آسمان سے ہے اور تمہاری خدمت صرف تمہاری بھلائی کے لئے ہے۔ یہ ہے خلاصۂ مضمون۔

جس شخص کو بھی مالی خدمت یا نفس کی خدمت یا جسمانی خدمت یا دماغی خدمت کی توفیق ملتی ہے وہ یاد رکھے کہ یہ اللہ کے احسان سے ہے اور احسان کے نتیجے میں شکر گزار ہونا چاہئے نہ کہ احسان جتانے لگے۔ تو مومن کے دل میں دین کی خدمت کے بعد کسی احسان جتانے کا گمان تک نہیں گزرتا۔ اگر حقیقی عارف ہے تو ضرور سمجھتا ہے کہ ہمیں توفیق مل گئی بہتوں کو نہیں ملی۔ کتنا بڑا اللہ کا احسان ہے کہ اس نے ہمیں چن لیا ہے اس خدمت کے لئے۔ اس لئے فرمایا کہ یہ نہ سمجھو کہ تم میرے لئے ضروری ہو۔ فرمایا میں تمہارے لئے ضروری ہوں۔ میری دین کی خاطر خدمت کرتے ہو تو اللہ کی پیار کی نظریں حاصل کرتے ہو۔ اس لئے تم میرے لئے ضروری نہیں، میں تمہارے لئے ضروری ہوں۔ اور اس کا ثبوت ایک یہ ہے کہ اگر تم سارے مجھے چھوڑ کر چلے جاؤ تو خدا مجھے نہیں چھوڑے گا اور میری ساری ضرورتیں پوری کرے گا اور ایسی قوم لے آئے گا جو قوم مالی خدمات اور جسمانی اور دینی اور قلمی اور روحانی خدمات میں تم سے پیچھے نہیں رہے گی۔

"تم یقیناً سمجھو کہ یہ کام آسمان سے ہے اور تمہاری خدمت صرف تمہاری بھلائی کے لئے ہے۔ پس ایسا نہ ہو کہ تم دل میں تکبر کرو اور یا یہ خیال کرو کہ ہم خدمتِ مالی یا کسی قسم کی خدمت کرتے ہیں۔ میں بار بار تمہیں کہتا ہوں کہ خدا تمہاری خدمتوں کا محتاج نہیں ہے ہاں تم پر یہ اس کا فضل ہے کہ تم کو خدمت کا موقع دیتا ہے"۔

انفاق فی سبیل اللہ کی اہمیت کے متعلق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک اور مقام پر فرماتے ہیں: "میں پھر اصل بات کی طرف رجوع کر کے کہتا ہوں کہ دولت مند اور متمول لوگ دین کی خدمت اچھی طرح کر سکتے ہیں"۔ یعنی پہلی باتوں سے یہ شبہ نہ گزرے کہ دولت مند دھتکارے ہوئے لوگ ہیں ان کو توفیق مل ہی نہیں سکتی ہے۔ "مِمَّا رَزَقنٰہُم یُنفِقُونَ۔ (البقرہ آیت ۴) متقیوں کی صفت کا ایک جزو قرار دیا ہے۔ یہاں مال کی کوئی خصوصیت نہیں۔ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے کسی کو دیا ہے وہ اللہ کی راہ میں خرچ کرے۔ مقصود اس سے یہ ہے کہ انسان اپنے بنی نوع کا ہمدرد اور خادم رہے۔ اللہ تعالیٰ کی شریعت کا انحصار دو ہی باتوں پر ہے تعظیم لامر اللہ اور شفقت علی خلق اللہ۔ پس مِمَّا رَزَقنٰہُم یُنفِقُونَ میں شفقت علی خلق اللہ کی تعلیم ہے"۔

جہاں خدا کی راہ میں مالی قربانیاں کرتے ہیں اس کے سوا اس بات کو بھی نہ بھلائیں کیونکہ یہ بھی مِمَّا رَزَقنٰہُم یُنفِقُونَ کے اندر شامل بات ہے کہ جب خدا کی خاطر خرچ کرتے ہیں تو اس کے بندوں کے لئے بھی نرم گوشہ اختیار کریں اور اس طرح قوم کو وحدانیت کا سبق دیں۔ ہر وہ شخص جو واقعۃً تقویٰ کی خاطر اپنی زندگی بسر کرتا ہے وہ اپنے بھائی سے خواہ وہ غریب بھی ہو، محروم بھی ہو، کئی قسم کی کمزوریوں میں مبتلا ہو اس سے نفرت نہیں

معاندین احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ مَزِّقھُم کُلَّ مُمَزَّقٍ وَسَحِّقھُم تَسحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔

طالب دُعا:- محبوب عالم ابن محترم حافظ عبدالمنان صاحب مرحوم

M/S NISHA LEATHER

Specialist in Leather Belts, Leather
Ladies and Gents Bag, Jackets, Wallets etc.
19 A Jawahar Lal Nehru Road Calcutta - 700081 Ph: 2457153

شریف جیولرز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔
دوکان: 0092-4524-212515
رہائش: 0092-4524-212300

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

PRIME AUTO PARTS
HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR

& MARUTI
P, 48 PRINCEP STREET
CALCUTTA- 700072 26-3287

کرتا ہے وہ اپنے بھائی سے خواہ وہ غریب بھی ہو، محروم بھی ہو، کئی قسم کی کمزوریوں میں مبتلا ہو اس سے نفرت نہیں کرتا بلکہ اس کے لئے دل میں ہمدردی کے سوا اور کوئی جذبات نہیں پاتا۔ اگر کچھ نہیں کر سکتے تو دل کی گہرائی سے کلمۂ خیر کہو۔ بعض لوگ یہ کلمۂ خیر کہتے تو ہیں مگر اس کا مطلب کچھ اور ہوتا ہے۔ امیر آدمی جو اپنے مال کو چھپائے ہوئے ہوتے ہیں وہ کہتے ہیں جاؤ اللہ تمہارا بھلا کرے۔ مطلب ہے ہمارا پیچھا چھوڑو۔ اللہ بھلا کرے کی دعا محض منہ سے نکلی ہوئی دعا ہوتی ہے۔ لیکن کچھ لوگ دکھ محسوس کرتے ہیں کہ ہم کچھ دے نہیں سکے۔ وہ جب کہتے ہیں کہ اللہ تمہارا بھلا کرے تو یہ دعا عرش کے کنگرے ہلا دیا کرتی ہے اور اس کے نتیجے میں بعض غریبوں کی تقدیر بدل جاتی ہے۔ پس یہ ہیں انفاق فی سبیل اللہ والے لوگ جس کے متعلق یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا 'شفقت علی خلق اللہ کی تعلیم اس آیت میں شامل ہے مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ'۔

یہ ایک بہت ہی لطیف اقتباس ہے جس میں سے ایک حصہ شروع کا میں ضرور آپ کو سنانا چاہتا ہوں۔ فرمایا: "اس کے بعد متقی کی شان میں مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْن آیا ہے۔ یہاں متقی کے لئے مِمَّا کا لفظ استعمال کیا کیونکہ اس وقت وہ ایک اعمیٰ کی حالت میں ہے"۔ مِمَّا میں جو توفیق اللہ نے اسے بخش دی ہے یہ حضرت اقدس مسیح موعود کی بہت ہی لطیف تفسیر ہے۔ فرمایا صرف وہی توفیق شامل نہیں بلکہ آئندہ جو توفیق خدا عطا فرمائے گا وہ بھی اس میں داخل ہے۔ تو فرمایا اس کی حالت تو ایک اندھے کی سی ہے جسے پتہ نہیں کہ میرے لئے آگے کیا بھلائی اور خیر مقدر رکھی گئی ہے۔

"حق یہ ہے کہ اگر وہ آنکھ رکھتا تو دیکھ لیتا"۔ ایک اور بھی اندھے کی حالت کا بیان ہے۔ "آنکھ رکھتا تو دیکھ لیتا کہ اس کا کچھ بھی نہیں"۔ یہ دونوں باتیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس تحریر میں بیان فرمائی ہیں۔ ایک آئندہ جو خدا کے فضل اس پر ہونے والے ہیں ان سے وہ بالکل اندھا ہے، اس کو پتہ ہی نہیں کہ کیا ملنے والا ہے۔ دوسرا یہ کہ آنکھ ہوتی تو دیکھ لیتا کہ یہ سب اللہ ہی کی عطا ہے اس کا تو کچھ بھی نہیں۔ "یہ ایک حجاب تھا جو اتقاء میں لازمی ہے"۔ یہ اندھا پن کوئی برائی نہیں ہے۔ فرمایا، "ایک حجاب تھا جو اتقاء میں لازمی ہے۔ اس حالتِ اتقاء کے تقاضے نے متقی سے خدا کے دیئے میں سے کچھ دلوایا"۔

پھر فرماتے ہیں: "یاد رہے کہ اصل مدعا جس پر اس سلسلہ کے بلا انقطاع چلنے کی امید ہے"۔ یہ پہلے بھی میں اقتباس آپ کے سامنے کئی دفعہ رکھ چکا ہوں۔ "اس سلسلے کے بلا انقطاع چلنے کی امید ہے"۔ یہ سلسلہ بغیر کسی روک ٹوک کے ہمیشہ جاری رہے اور نیکیوں میں ترقی کرتا چلا جائے یہ مراد ہے بلا انقطاع۔ "وہ یہی انتظام ہے کہ سچے خیر خواہ دین کے اپنی بضاعت اور اپنی بساط کے لحاظ سے ایسی سہل رقمیں ماہواری کے طور پر ادا کرنا اپنے نفس پر ایک حتمی وعدہ ٹھہرا لیں جن کو بشرطیکہ نہ پیش آنے کسی اتفاقی مانع کے بآسانی ادا کر سکیں ہاں جس کو اللہ جل شانہ توفیق اور انشراح صدر بخشے وہ علاوہ اس ماہواری چندے کے اپنی وسعتِ ہمت اور اندازۂ مقدرت کے موافق یکمشت کے طور پر بھی مدد کر سکتا ہے"۔

اب اس سلسلے میں میں ایک آخری اقتباس ایک دوست کا پڑھ کر سناتا ہوں جو کراچی سے تعلق رکھتے ہیں اور ان کا نام ظاہر کرنا مناسب نہیں ہے۔ انہوں نے جب میرے خطبات سنے جو مال سے تعلق میں میں نے امریکہ میں دیئے تھے تو ان کو اس بات کا گہرا رنج پہنچا کہ بعض لوگوں کی کمزوری کی وجہ سے مجھے تکلیف پہنچی ہے۔ میں نے یہ بھی ذکر کیا تھا کہ بعض ایسے لوگ ہیں جن کے متعلق میں حالات دیکھ کے یہ فیصلہ کر سکتا ہوں کہ ان کا سارا مال ان کو واپس لوٹا دیا جائے کیونکہ جس رنگ میں انہوں نے خرچ کیا ہے مجھے اس سے کراہت آتی ہے اور میں نہیں چاہتا کہ اس مال کو خدا تعالیٰ کے پاک مال میں شامل کروں۔ یہ ذکر جو گزرا تھا اس کے بعد جب میں نے تحقیق کی تو پتہ چلا کہ ایسے لوگ اتنے تھوڑے ہیں، دکھاوے والے لوگ ہی تھے، کہ ان کے مال کو کلیۃً کالعدم سمجھ لیں تب بھی جماعت امریکہ کے اموال پر ایک کوڑی کا بھی فرق نہیں پڑتا۔ بلکہ ان خطبات کے بعد جو اطلاعیں آرہی ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی تیزی کے ساتھ جماعت مالی قربانی میں آگے بڑھ رہی ہے۔ مگر یہ لفظ ان کو یاد رہے کہ میں چاہتا ہوں کہ ان کے مال ان کو واپس کر دوں۔ ان کے خیال میں اتنے زیادہ مال تھے کہ ان کے لئے مجھے بیرونی مدد کی ضرورت پڑنی تھی۔ وہ لکھتے ہیں: "میں اپنے آپ کو تمام چندہ واپس کرنے کے لئے پیش کرتا ہوں۔ اگر یہ رقم ایک کروڑ تک ہے تو میں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ رقم اپنے پیارے حضور کی خدمت میں پیش کر سکتا ہوں۔ خدا تعالیٰ کی اس جماعت میں خدا کے شیروں اور محمدؐ کے فدائیوں کی کوئی کمی نہیں ہے"۔ اللہ تعالیٰ ان کے اس اخلاص کو قبول فرمائے۔ جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے اس کی جماعت کو ضرورت نہیں ہے اور ضرورت کا کچھ سوال بھی پیدا نہیں ہوتا۔ پیسوں کی خاطر یہ خطبے نہیں دیئے تھے، لوگوں کی خاطر دیئے تھے کہ لوگ اپنی اصلاح کریں اور اللہ کی نظر میں مقبول ٹھہریں۔

خطبہ ثانیہ کے بعد حضور انور نے فرمایا: پچھلے خطبات میں لوگوں نے میری آواز میں کچھ دیکھا ہوگا جیسے ہلکی ہلکی کھانسی بعض دفعہ اٹھتی ہے۔ کھانسی نہیں وہ گلا صاف کرنے کے لئے بعض دفعہ ایک ضرورت محسوس ہوتی ہے اس کے لئے میں نے بعض مناسب دوائیں استعمال کیں مگر فائدہ نہیں ہو رہا تھا۔ تو اب ایک بات پکڑی گئی ہے جو میں آپ کے سامنے عرض کر رہا ہوں۔ کیونکہ بہت سے لوگ آرہے ہیں اور ان کی خواہش ہوگی کہ وہ کچھ نہ کچھ تحفہ مٹھائی کی صورت میں یا کسی اور شکل میں دیں مگر ساتھ اصرار کرتے ہیں کہ تم ضرور کھاؤ اور وہ اکثر بناسپتی گھی کی تیار کی ہوئی چیزیں ہوتی ہیں جن کے خلاف مجھے سخت الرجی ہے۔ تو کل ہی ایک صاحب تشریف لائے تھے کہ میں نے اپنے ہاتھ سے جلیبیاں تیار کی ہیں۔ ہاتھ سے تو کی ہیں مگر کی تھیں بناسپتی میں۔ اصرار تھا کہ ضرور چکھو۔ وہ چکھتے ہی ایک دم جو پہلی دواؤں کا اثر تھا سارا جاتا رہا۔

تو اس لئے میں یہ بات بیان کر رہا ہوں کہ جلسے پر آنے والے ضرور کوشش کریں گے کہ ان کا دیا ہوا میٹھا میں ضرور چکھوں یا نمک بھی، جو بھی ہو۔ وہ یاد رکھیں کہ مجھے بناسپتی گھی سے سخت الرجی ہوتی ہے اور دواؤں کا جو فائدہ پہنچا ہوتا ہے اس کا کیا دھرا سب ضائع ہو جاتا ہے۔ تو مہربانی فرما کر اس لحاظ سے جلسے کے مہمانوں پر رحم کریں کہ مجھے تقریریں کھلی آواز سے کرنے کی توفیق مل جائے اور اپنے گھروں میں بھی جائزہ لیں۔ جن لوگوں کو بناسپتی سے الرجی ہوتی ہے بعض دفعہ ان کو پتہ بھی نہیں چلتا اور ہر وقت خود بھی اور بچوں کو بھی کسی نہ کسی گلے یا چھاتی کی بیماری میں مبتلا دیکھتے ہیں تو یہ نسخہ بھی آزما کے دیکھ لیں۔ میں امید رکھتا ہوں کہ ان کو فائدہ پہنچے گا۔

ESTD:1898

MFRS OF ARMY INDUSTRIAL AND CIVILIAN FANCY SHOES

M. MOOSA RAZA SAHIB & SONS

NO 6 ALBERT VICTOR ROAD FORT

BANGALORE - 560002 INDIA

☎: 6700558 FAX: 6705494

EXPORTS & IMPORTS

All types of Leather jackets, Ladies bags, purse, hand gloves, Organic Cotton (Garments & Baby Cloth)

Contact:

OCEANIC EXIM

57, BRIGHT STREET, CALCUTTA 700019 (INDIA)

PH: 2805209, 2474015 FAX : 91 - 33 - 2479163

☎ 543105

STAR

CHAPPALS

WHOLE-SELLERS OF HIGH QUALITY LEATHER & RUBBER CHAPPALS

105/661, OPP, BLOCK NO-7 FAHIMMABAD COLONY

KANPUR-1- PIN 208001

We offer professional service in buying, selling of properties for all your real Estate requirement in Bangalore and Karnataka

Contact:-

CHOICE REAL ESTATE

327 Tipu Sultan palace Road

Fort Banglore 560002, ☎ 6707555

بقیہ صفحہ : (اوّل)

میں غیر معمولی خدمات سرانجام دی ہیں۔ یہی وہ صحابیات کا نمونہ ہے جو اس دور میں بھی ہم احمدی عورتوں میں زندہ ہوتے ہوئے دیکھ رہے ہیں۔ جو دنیا کے ہر ملک میں اس سنت کو زندہ کر رہی ہیں۔

ابتدائے اسلام میں جو لوگ اسلام لاتے تھے۔ ان کو مجبوراً اپنے گھر بار، اہل و عیال اور مال و جائیداد سے کنارہ کش ہونا پڑتا تھا۔ اس بناء پر بہت بھاری تعداد ان مہاجرین کی مدینہ آجایا کرتی تھی جن کی دیکھ بھال کا کوئی باقاعدہ انتظام نہیں تھا سوائے اس کے کہ آنحضرتؐ انہیں مسلمانوں کے سپرد کر دیا کرتے تھے۔ حضرت امّ شریکؓ کا گھر ایسا تھا جہاں انہوں نے اسلام کی خدمت کرنے والوں اور نئے مسلمانوں کی مہمان نوازی کیلئے اپنا گھر گویا وقف کر رکھا تھا۔ یہاں تک کہ رسول اللہؐ نے حضرت فاطمہ بنت قیسؓ کو ان کے یہاں صرف اس بنا پر عدّت بسر کرنے کی اجازت نہیں دی کہ ان کے گھر مہمانوں کی کثرت سے پردہ کا انتظام نہیں ہو سکتا تھا۔ کیونکہ ایسے گھر میں جہاں کثرت سے لوگوں کا آنا جانا ہو وہاں عدت گزارنا مشکل ہے۔ (صحیح مسلم. کتاب الطّلاق باب المطلّقة ثلاثه)

صحابہؓ کا یہ طریق تھا کہ مختلف غزوات میں جب شریک ہوتے تو جو ان کی خدمت کرتے تھے ان کا بھی بہت خیال رکھتے تھے اور ان کی خدمات کا جذبہ تشکر ان کے دل میں رہتا تھا۔ اس کی ایک عظیم مثال حضور نے بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ :

ایک غزوہ میں صحابہ کرامؓ پیاس سے بے تاب ہو کر پانی کی تلاش میں نکلے تو حسن اتفاق سے ایک عورت مل گئی جس کے پاس پانی کا ایک مشکیزہ تھا، صحابہ اس کو رسول اللہؐ کی خدمت میں لائے۔ آپؐ نے اسی وقت اُس کو پانی کی قیمت دلوادی۔ پھر صحابہؓ نے اس پانی کو استعمال کیا۔ اس کی خدمت کی قیمت اسے مل چکی تھی لیکن صحابہؓ نے اس خدمت کو اس کا احسان جانا اور اس احسان کا خیال اتنا لمبا عرصہ ان کے دل پر رہا کہ بعد میں اسلامی جنگوں میں اس علاقے کی فتح ہوئی تو تمام صحابہ کو یہ ہدایت تھی کہ اس عورت اور اس کے خاندان اور اس کے گھر کو چھیڑا تک نہیں گیا۔ اس کے نتیجہ میں وہ از خود مسلمان ہو گئی۔ اس کے گھر والے مسلمان ہوئے اور سارا قبیلہ مسلمان ہو گیا۔

(بخاری کتاب الغسل باب الصعید الطیّب وضوء المسلم)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اسلام حسن خلق سے پھیلا ہے اور حسن خلق میں ابھی احمدی خواتین کو بہت کام کرنا ہے۔

حضور نے تبلیغ کے سلسلہ میں لجنہ اماء اللہ غانا کی غیر معمولی خدمات کا تحسین سے ذکر فرمایا کہ یہ خواتین میزبانی کے فرائض نہایت خوش اسلوبی سے انجام دے رہی ہیں اور صرف مہمانوازی کے ذریعہ خدمت ہی نہیں کر رہیں، لجنہ نے دینی تعلیم دینے کیلئے باقاعدہ اپنے سکول قائم کر رکھے ہیں۔ جس میں مختلف علاقوں سے بچیاں آتی ہیں اور دینی تعلیم حاصل کرتی ہیں۔ ان کی ایک اور قابل تقلید مثال جو یورپ کی جماعتوں کو بھی اپنانی چاہئے وہ یہ ہے کہ وہ تمام عورتیں جو کبھی احمدی تھیں وہ ان کی فہرستیں بناتی ہیں، ان تک پہنچتی ہیں اور ان کو از سر نو احمدی بنانے کیلئے بہت محنت سے تبلیغ کرتی ہیں۔ اور وہ عورتیں جو احمدیت میں کمزور ہیں ان تک پہنچ کر مختلف ذرائع سے احمدیت میں بھرپور حصہ لینے کی تلقین کرتی ہیں جس کے بہت اچھے نتائج نکلتے ہیں۔ طبّی امداد کے ذریعہ بھی خدمت کرتی ہیں۔

سب سے اہم خدمت

تبلیغی کاموں میں سب سے مؤثر ذریعہ تعلیم القرآن ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اللہ کے فضل سے میں لجنہ سے بہت خوش ہوں کہ بہت عمدگی کے ساتھ خواتین کی اور بچیوں کی اس طرح سے خدمت کر رہی ہیں۔

پاکستان میں اور ہندوستان میں، انگلستان میں، جرمنی میں، انڈونیشیا اور غانا میں مشرق سے مغرب تک تقریباً تمام ملکوں میں یہ خدمت سرانجام دی جا رہی ہے۔ اور اس سے بھی تبلیغ کو بالواسطہ فائدہ پہنچتا ہے۔ اگرچہ اس خدمت کیلئے احمدی ہونا شرط نہیں۔

حضور نے فرمایا کہ پاکستان، ہندوستان، بنگلہ دیش وغیرہ میں بڑی حکمت سے عورتوں کو یہ خدمت کرنی پڑتی ہے۔ حضور نے نصیحت فرمائی کہ جہاں جہاں اس کام کو بڑھائیں تبلیغ کے کام کو، خدمت قرآن کے کام کو، حکمت کے سوا انجام نہیں دیا جا سکتا۔ اسلئے حکمت سے ایسی خدمت سرانجام دیں جس سے کسی شریر کو شرارت کا کوئی موقعہ میسر نہ آئے۔ قرآن کی تعلیم کے علاوہ اشاعت قرآن (قرآن کی تقسیم) بھی خدمت کا ایک ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک نو احمدی البانین خاتون جو جرمنی میں رہتی ہیں وہ قرآن کریم کے البانین ترجمہ کے ایک سو نسخے البانین قوم میں تقسیم کر چکی ہیں۔ چونکہ یہ تراجم احمدی تراجم ہیں اس سے احمدیت کی طرف بھی توجہ پیدا ہوئی۔ انہوں نے موازنہ کیا تو پتہ چلا کہ احمدی تراجم کا دوسرے ترجمہ سے بہت فرق ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کے نتیجہ میں ان کے دل احمدیت کی طرف از خود کھینچے چلے آتے ہیں۔

ایک اور خدمت یہ کر رہی ہیں کہ نو احمدیوں کی تعلیم و تربیت کی طرف خصوصی توجہ دی جا رہی ہے۔ اور اللہ کے فضل سے جرمن، بوزنین، البانین، رومانین اور افغانی خواتین میں معلمات تیار کرنے کا کام ہو رہا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ بعض جگہ مرکزی لجنہ اماء اللہ نے یہ کام نہیں کیا بلکہ مقامی لجنہ نے یہ انتظام کیا ہوا ہے۔

تبلیغ اور وقار عمل

اس کے بعد حضور نے انڈونیشیا کی لجنہ کی مثال پیش فرمائی اور بتایا کہ ایک گاؤں جسے انہوں نے اپنی تبلیغ کا نشانہ بنایا اور وقار عمل کر کے تین کلو میٹر لمبی سڑک اس گاؤں کی آسانی کیلئے بنائی۔ اس خدمت کا ایسا اثر ہوا اور احساس تشکر پیدا ہوا اور جماعت کی طرف توجہ پیدا ہوئی اور اب تک پانچ سو افراد احمدی ہو چکے ہیں۔

اس سلسلہ میں حضور نے بعض تجاویز پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ اکثر ممالک میں اکثر لجنہ کیلئے ممکن نہیں کہ باہر نکل کر وقار عمل کریں مگر ایک وقار عمل کا میدان کھلا پڑا ہے کہ غریب گھروں میں جا کر وقار عمل کریں اور یہ غریب گھر دنیا کے امیر ترین ملکوں میں بھی مل سکتے ہیں۔ اسلئے اگر اللہ کی رضاجوئی کی نیت سے ایسے گھروں میں جائیں اور ان کی خدمت کریں تو ایسی خدمت کرنے والیوں کی خدمت کے نتیجے میں اسلام کے متعلق بہت سی غلط فہمیاں دور ہو نگی۔

حضور نے فرمایا دنیا بھر کی لجنات ایسے گھروں کی تلاش کر کے انہیں رہنے کا سلیقہ سکھائیں۔ مغرب یہ نہ سمجھے کہ رہن سہن کے سلیقے ہم ہی سکھاتے ہیں۔ یہ احمدی خواتین، اسلام کی خادمائیں انہیں یہ طریقے سکھائیں۔ حضور نے فرمایا کہ اردگرد کی دیگر خواتین کو بھی اس نیک کام میں شریک کریں۔ یہ بنی نوع انسان کی بہت خدمت ہو گی۔ حضور نے فرمایا کہ اگر لجنات کے پاس یا انفرادی خدمت کرنے والیوں کے پاس جو معمولی اخراجات ہوتے ہیں وہ نہ ہوں تو مجھے لکھیں میں انشاء اللہ انتظام کروادو نگا۔

پھر حضور نے خصوصیت سے لجنہ جرمنی کی تبلیغی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ، لجنہ اماء اللہ جرمنی کا طریق ہے کہ خصوصیت سے خواتین کیلئے تبلیغی سٹال لگاتی ہیں اور ان کے نتیجے میں جن کو پہلے اسلام کا کچھ پتہ نہیں تھا ان سے لٹریچر لے کر اسلام سے متعارف ہو چکی ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ لائبریریوں میں لٹریچر رکھوانا بھی بہت بڑا کام ہے اور اتنا بڑا کام ہے کہ سرسری نظر سے آپ کو اس کا اندازہ ہی نہیں ہو سکتا۔ صرف انگلستان میں ہی ایک لاکھ سے زائد لائبریریاں ہو نگی۔ لائبریری تک احمدی لٹریچر پہنچانا بہت بڑا محنت کا کام ہے۔ پھر لائبریرین کو مطمئن کرنا کہ یہ لٹریچر ان کی لائبریری کی زینت بنے گا اور سب کیلئے مفید ہو گا۔ حضور نے فرمایا کہ اس میدان میں احمدی خواتین کیلئے ایک کھلی دوڑ ہے اور میں چاہتا ہوں کہ احمدی خواتین مسابقت فی الخیرات کے تحت بھرپور حصہ لیں کہ مرد اسے دیکھ کر شرمندہ ہوں۔

ایم ٹی اے کے ذریعہ خدمات

حضور نے فرمایا کہ ایم ٹی اے کے ذریعہ اللہ کے فضل سے جو خدمت ہو رہی ہے یہ ہر گھر کیلئے ممکن نہیں

(باقی صفحہ 9 کالم ۳-۴ پر ملاحظہ فرمائیں)

مضمون نگار اور شعراء حضرات کی خدمت میں

مضامین نظمیں و رپورٹیں بھجوانے والے حضرات سے گذارش ہے کہ اپنی نگارشات کو بھجواتے وقت درج ذیل امور مدنظر رکھیں۔

☆- لکھائی خوشخط ہو شکستہ لکھائی والے مضامین کمپوز کرتے وقت بہت سی غلطیاں رہ جاتی ہیں۔

☆- اگر مضمون میں عربی عبارات ہوں تو ان کے اعراب ضرور لگائے جائیں۔

☆- آیات قرآنیہ احادیث نبویہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کرام کی کتب و خطبات نیز دیگر مصنفین کی کتب سے اقتباسات پوری احتیاط کے ساتھ نقل کئے جائیں نیز ان کے مکمل حوالے، صفحہ نمبر کتاب کا نام سن اشاعت مصنف کا نام ایڈیشن اور مطبع کا نام ضرور لکھیں اخبار کی صورت میں صفحہ نمبر اخبار کا شمارہ تاریخ ماہ اور سنہ نیز کہاں سے طبع ہوتا ہے ضرور لکھیں۔

☆- اکثر مضمون نگار غلط حوالے دے دیتے ہیں جو بسا اوقات یا تو ملتے ہی نہیں یا ادھورے ملتے ہیں اس سے ادارہ کا بہت سا وقت ضائع ہو جاتا ہے۔ ایسی صورت میں آپ کا مضمون شامل اشاعت نہ ہو سکے گا۔

☆- جو کتب و اخبارات عموماً میسّر نہیں ہوتیں ان کے حوالہ کی صورت میں اصل ٹائٹل و حوالہ کی فوٹو کاپی مضمون کے ساتھ ضرور بھجوائیں۔

☆- جملہ رپورٹیں جامع و مختصر ہوں غیر ضروری لمبی تفصیل سے احتراز کریں۔

☆- مضامین، خبریں و رپورٹیں صحیح معلومات اور کوائف پر مشتمل ہونی چاہئے۔ اگر کوئی امر حقیقت کے برعکس ہو تو اس کی تمام تر ذمہ داری مضمون نگار پر ہو گی۔

☆- جو دوست بیرون ممالک سے اپنی نگارشات (منظوم و منثور) بھجواتے ہیں ان سے عرض ہے کہ آئندہ اپنی جماعت کے امیر صاحب / صدر صاحب کی توسط سے بھجوایا کریں۔ بصورت دیگر ایسی نگارشات قابل اشاعت نہ ہوں گی۔

☆- اپنے مضامین یا نظموں کی نقول رکھ کر ادارہ کو بھجوایا کریں نا قابل اشاعت مسودات واپس بھجوانے کا ادارہ ذمہ دار نہیں ہو گا۔

امید ہے بدر میں شائع کرنے کیلئے اپنی نگارشات بھجوانے والے حضرات ان امور کی پابندی کرتے ہوئے ادارہ کے ساتھ تعاون فرمائیں گے۔ (ادارہ)

آسنور میں مجالس انصاراللہ صوبہ کشمیر کا سالانہ اجتماع

امسال اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے بمقام آسنور (کولگام) مجالس انصاراللہ صوبہ کشمیر کا سالانہ اجتماع مورخہ ۱۶/۱۷ اگست کو منعقد ہوا۔ الحمدللہ!

اجتماع سے قبل جماعت احمدیہ آسنور نے گاؤں کو بینروں اور مختلف جگہوں پر حضرت مسیح موعودؑ اور خلفاء کرام کے ارشادات سے سجایا تھا۔ اور ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے کہ قادیان کے سالانہ جلسہ میں مہمانان کرام کا آنا جانا ہے کیوں نہ ایسا ہوتا، سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے آسنور کی بستی کو "چھوٹا قادیان" کا نام دے کر اس بستی کو اور اس کے مکینوں کو اعزاز بخشا ہے۔

اجتماع کیلئے مسجد احمدیہ آسنور کو پوری طرح دیدہ زیب بینرز سے سجایا گیا تھا اور یہی اجتماع گاہ بھی تھی۔ اور صحن میں لوائے احمدیت لہرایا گیا تھا۔

پہلا اجلاس:

اس اجتماع کا پہلا اجلاس ٹھیک چار بجے زیر صدارت مکرم و محترم عبدالحمید صاحب ٹاک امیر جماعت صوبہ جموں و کشمیر شروع ہوا۔ مکرم موصوف کے ہمراہ مکرم منیر احمد صاحب خادم نائب صدر انصاراللہ بھی تھے۔

جلسہ کا آغاز قرآن کریم کی تلاوت سے جو مکرم عبدالعزیز صاحب ڈار صدر جماعت احمدیہ شورت نے کی ہوا۔ بعدہٗ دُعا و پرچم کشائی کی تقریب ہوئی اور لوائے احمدیت لہرایا گیا۔ اور فضاء نعرہ ہائے تکبیر اور احمدیت زندہ باد کے نعروں سے گونج اُٹھی۔

اسکے بعد خاکسار عبدالرشید ضیاء مبلغ سلسلہ نے مجلس انصاراللہ کا عہد دوہرایا۔ جسے جملہ افراد جو اجتماع گاہ میں تھے انہوں نے بھی دوہرایا۔

بعدہٗ مکرم بشارت احمد صاحب ڈار نائب صدر جماعت احمدیہ آسنور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام سے ایک نظم پڑھی۔

مکرم موصوف کے بعد مکرم ماسٹر نعمت اللہ صاحب لون زعیم انصاراللہ آسنور نے خلفاء کرام کے ارشادات پڑھ کر سنائے۔ جو مجلس انصاراللہ کے قیام کی غرض اور ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلانے کیلئے بہت ہی موثر رہے۔ خصوصاً حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا ۱۹۸۹ء کا پیغام جو انتہائی اہمیت کا حامل تھا۔ اور احباب کیلئے مشعل راہ، وہ بھی سنایا گیا۔

بعدہٗ مکرم ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب ایتو ناظم انصاراللہ کشمیر و نائب امیر صوبہ کشمیر نے پہلی تقریر کی اور اجتماعات کی غرض و غایت پر روشنی ڈالی۔

دوسری تقریر اس اجلاس کی مکرم و محترم منیر احمد صاحب خادم فاضل نائب ناظر اشاعت و نگران دعوۃ الی اللہ ہریانہ نے کی مکرم موصوف نے دعوۃ الی اللہ اور اس کے شیریں ثمرات کے بارہ میں فرمائی۔ اس کے بعد مکرم غلام نبی صاحب ناظر "شاعر احمدیت" نے نعتیہ کلام پڑھا۔

مکرم موصوف کی نظم کے بعد مکرم مولانا غلام نبی صاحب نیاز مبلغ انچارج کشمیر نے تقریر کی اور مکرم موصوف کی تقریر کے بعد مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور مدرس مدرسہ احمدیہ نے بھی تقریر کی اس کے بعد مکرم و محترم بشیر احمد صاحب زائر نائب صدر نے انصاراللہ کے تعلق سے اپنا منظوم کلام سنایا۔

مکرم موصوف کے بعد مکرم الحاج مبارک احمد صاحب ظفر سابق صدر و زعیم انصاراللہ کشمیر نے تقریر فرمائی۔ آخر میں مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ کشمیر نے مخصوص انداز میں نہایت ہی موثر تقریر کی یہ پہلا اجلاس بعد دُعا اختتام پذیر ہوا۔

اجتماع کا دوسرا دن

مورخہ ۱۷ اگست کو ۳:۳۰ بجے صبح اطفال الاحمدیہ نے تہجد کیلئے بیدار کیا اور نماز تہجد ٹھیک چار بجے مکرم سید امداد علی صاحب معلم وقف جدید نے پڑھائی۔ اور نماز فجر محترم امیر صاحب کی امامت میں ادا کی گئی۔ نماز کے بعد مکرم مولوی عبدالرحیم صاحب اوگامی نے قرآن کریم و حدیث کا درس دیا۔

اجتماع کا دوسرا اجلاس

مورخہ ۱۷ اگست کو اجتماع کا دوسرا اجلاس زیر صدارت ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب ایتو ناظم انصاراللہ صوبہ کشمیر منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد اس اجلاس کی پہلی تقریر خاکسار عبدالرشید ضیاء مبلغ آسنور نے کی جس میں خاکسار نے انصاراللہ کے قیام کی غرض اور اجتماعات کے فائدے اور دیگر تربیتی امور پر روشنی ڈالی۔ خاکسار کے بعد مکرم مولوی تنویر احمد صاحب خادم نمائندہ دعوۃ و تبلیغ نے ایک ایمان افروز تقریر کی اور احباب جماعت کو کشمیر میں دعوۃ الی اللہ کو وسیع پیمانے پر پھیلانے کی طرف توجہ مبذول کرائی اور اس کے ساتھ ہی پنجاب و ہماچل پردیش میں جماعت کے حق میں صادر ہونے والے بعض ایمان افروز واقعات کا ذکر کیا۔ جو احباب کے ازدیاد ایمان کا باعث بنے ہر دو تقاریر کے بعد مکرم غلام نبی صاحب ناظر شاعر احمدیت نے انصاراللہ کے تعلق سے اپنا منظوم کلام کشمیری زبان میں سنایا۔ جو انتہائی طور پر احباب کے جوش و جذبہ کی طرف رہنمائی کر رہا تھا۔

مکرم موصوف کے بعد الحاج عبدالرؤف صاحب خان صدر جماعت مالو نے تقریر کی اور حج کے تعلق سے بعض امور کی طرف احباب کی توجہ مبذول کرائی۔ مکرم موصوف کی تقریر کے بعد مکرم عبدالمنان صاحب صدر جماعت نے تقریر کی۔ موصوف کی تقریر کے بعد مکرم مولوی محمد یوسف انور نمائندہ خدام الاحمدیہ بھارت نے نعتیہ کلام سنایا۔ اس کے بعد مکرم عبدالرحمٰن صاحب ایتو ناظم انصاراللہ کشمیر نے تقریر کی۔ اور اجتماع کے تعلق سے احباب جماعت نمائندگان، و مرکزی وفد و ممبران جماعت اور دیگر تنظیموں کا اس اجتماع کو کامیاب کرنے کے تعلق سے شکریہ ادا کیا۔

موصوف کی تقریر کے بعد مکرم امیر صاحب صوبہ جموں و کشمیر نے مخصوص و موثر انداز میں احباب جماعت و سامعین کو نصائح فرمائیں۔ اور چندہ جات کی ادائیگی۔ دعوۃ الی اللہ کے کاموں میں وسعت پیدا کرنے، اور باہمی اتحاد و اتفاق کو قائم رکھنے اور اطاعت نظام کی طرف توجہ دلائی۔ اور دُعا کے ساتھ یہ اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کے برکات سے ہم سب کو مستفید ہونے کی توفیق دے۔ آمین!

(عبدالرشید ضیاء مبلغ سلسلہ)

درخواست دُعا

سہارنپور میں ان دنوں شرپسندوں کی طرف سے مخالفت کا سلسلہ جاری ہے۔ قارئین کرام دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ احباب جماعت کو ہر شر سے محفوظ رکھے اور دینی و دنیوی ترقیات سے نوازے۔ آمین۔ (ادارہ)

بقیہ: خطاب لجنہ جلسہ یوکے از صفحہ نمبر ۸

کہ وہ تمام پروگراموں کو دیکھ سکیں یا تمام پروگراموں کی ویڈیو ریکارڈنگ کر سکیں۔ ان کے علاوہ بھی ان کی بہت سی ضروریات ہیں۔ مثال کے طور پر حضور نے اردو کلاس کا ذکر فرمایا اس سے وہی صحیح رنگ میں فائدہ اٹھا سکتے ہیں جو کاپی پنسل لے کر بیٹھتے ہیں اور ضروری باتیں نوٹ کرتے ہیں۔ لیکن اس پر باقاعدگی اور سنجیدگی کے ساتھ توجہ دینا کوئی آسان کام نہیں۔ اس کا ایک طریق حضور نے یہ فرمایا کہ مرکزی شعبہ سے رابطہ کر کے آغاز سے اس کی ویڈیوز منگوائی جائیں اور ماں باپ اپنے سامنے بچوں کو بٹھا کر، انہیں کاپی پنسل دے کر کہیں کہ غور سے سنو اور پھر تمہارا امتحان لیں گے۔ ایسی کیسٹس کی بآسانی فراہمی سے متعلق حضور نے طریق کار کی وضاحت فرمائی۔ حضور نے فرمایا کہ یہ خیال کہ اردو پر ہم گویا ناواجب طور پر زور دے رہے ہیں یہ خیال غلط ہے۔ ہر ملک میں اس ملک کی زبان، دین کی خاطر اور ان ممالک کے لوگوں کے دل جیتنے کی خاطر سیکھنے کی کوشش کرو۔ زبانوں کے متعلق ہرگز کوئی تعصب نہیں۔ حضور نے فرمایا کہ اگر آپ ملکی زبانیں سیکھیں گی اور مجالس میں مجالس کا حق ادا کریں گی تو لازم ہے کہ آنے والی خواتین سمجھیں گی کہ یہ ہم میں سے ہیں اور ہم ان میں سے ہیں۔ اور کئی تربیت کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں گی۔ دوسرے جب یہ سارے اردو سیکھیں گے تو اس کے نتیجہ میں حضرت مسیح موعودؑ کے کلام کو سمجھیں گے اور اس پہلو سے اردو کی حیثیت عالمی بھی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میں اس پر زور دیتا ہوں۔

حضور نے فرمایا کہ جرمنی کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ انہوں نے خواتین کے لئے الگ تبلیغی نشستوں کا بھی اہتمام کیا ہوا ہے۔ اور میں امید رکھتا ہوں کہ وہ تسلی بخش جوابات دیتی ہونگی۔ حضور نے فرمایا کہ ایسی مجالس لگائیں اور اس سلسلہ میں حضور کی سوال و جواب کی کیسٹس سے فائدہ اٹھائیں۔

حضور نے فرمایا کہ ان خدمات کا پھیلنا ضروری ہے۔ اس کے ساتھ انفرادی خدمت کی بہت سی مثالیں تھیں لیکن میں نے خطابات کو مختصر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا تھا کہ اگر پچاس فیصد عورتوں کی اصلاح کر لیں تو وہ آئندہ نسلوں کی ایسی تربیت کر سکیں گی کہ وہ اگلے زمانوں کی وہ مائیں بن جائیں گی جن کے پاؤں میں جنت ہے۔ مگر افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ابھی ایک فیصد کی بھی اصلاح نہیں ہوئی۔ اکثر کو نماز کے مبادیات بھی یاد نہیں ہوتے، قرآن کریم کی صحیح تعلیم تو درکنار صحیح پڑھنا بھی نہیں آتا۔ پس لجنہ کے ذریعہ آپ تک سارے پیغام پہنچانا ویسے ہی ممکن نہیں ہے۔ آپ میں سے ہر ایک کو جو سن رہا ہے، میں سنا رہا ہوں اور حضرت مسیح موعودؑ کے انداز بیان میں کہتا ہوں کہ میں کس دف سے منادی کروں کہ آپ کے کان سننے کے لئے کھل جائیں۔ ابھی عملی تربیت کی بڑی بھاری گنجائش موجود ہے۔ ایک ہی طریق ہے کہ مائیں اپنی ذمہ داری کے لحاظ سے بیدار ہو جائیں کہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کی اس حدیث کے تابع کہ ماؤں کے پاؤں تلے جنت ہے اپنے بچوں کے لئے جنت پیدا کریں۔ ان ماؤں کے پاؤں تلے جنت ہے جو اپنے بچوں کو نیک باتیں سکھاتی ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ میں اب اس خطاب کو ختم کرنے سے پہلے ایک نیک خاتون کی مثال آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں جس سے آپ کو پتہ چلے گا کہ دینی خدمات کے لئے صرف علم کی ضرورت نہیں۔ کچھ اور بات ہے جس کی ضرورت ہے۔ حضور نے فرمایا حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ کی والدہ خواتین کو بہت متاثر کرتی تھیں۔ ایک دفعہ ان سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو بتلایا کہ میں اللہ سے ڈرتی ہوں اور اس سے محبت کرتی ہوں۔

حضور نے فرمایا آپ نے ان دو فقروں میں اتنی عظیم بات کر دی ہے کہ آپ اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ اللہ سے ڈرنے کا ثبوت یہ پیش کیا کہ اس کی طرف مائل ہوں جس سے ڈرتی ہوں کہ کسی پہلو سے میں اس کی رضاجوئی سے محروم نہ رہ جاؤں۔ ساری نصیحتیں ایک طرف اور یہ مرکزی نصیحت ایک طرف۔ دو کام کر لو کہ اللہ سے ڈرو اور اس سے محبت کرو۔ ساری دنیا آپ کے قدموں میں ہوگی کیونکہ قلوب کو فتح کئے بغیر اذہان کی فتح ممکن نہیں۔ پس یہ عذر جائز نہیں کہ ہماری تعلیم نہیں ہے، ہمیں زبان نہیں آتی۔ میں نے ایسی خواتین بھی دیکھی ہیں وہ جو اللہ سے ڈرتی اور اس سے محبت کرتی ہیں ان کی خاموشی بھی گویائی بن جاتی ہے۔ خطاب کے آخر پر حضور نے اجتماعی دعا کرائی۔ ☆ ......☆☆☆ ......☆

جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقعہ پر

موصول ہونے والے خصوصی پیغامات

جلسہ سالانہ برطانیہ ۱۹۹۸ء کے موقع پر مختلف ممالک کے اہم افراد نے نیک تمناؤں کے خصوصی پیغامات بھجوائے-ان میں سے بعض پیغامات اوران کا اردو میں مفہوم ہدیہ قارئین ہے :

طوالو کے گورنر جنرل عزت مآب Tomasi Puapua کی جانب سے حضور انور ایدہ اللہ کے نام محبت بھرا پیغام

To:His Holiness Hazrat Mirza Tahir Ahmad

Head of the Worldwide Ahmadiyya Muslim Association U.K.

Your Holiness.

It is with great delight that I send you my massage of greetings and prayers for all the participants of the Annual Convention of the Ahmadiyya Muslim Association,U.K. to be held in London from 31st July to 2nd August 1998. I know it is a very special occasion when thousands of members of the community are God-loving people. They are the people the world needs today to restore the moral and spiritual values and lead mankind to lasting peace and righteousness.

I pray for the memebrs of your Convention. I fondly remember having met you some years ago. You are the Man of God of our age. I pray for your good health and long life.

Please remember me, my family and my country in your prayers.

Yours affectionately

Tomasi Puapua. Governor General of Tuvalu.

بخدمت حضرت مرزا طاہر احمد -امام عالمگیر احمدیہ مسلم جماعت

جناب حضور عزت مآب! مجھے از حد مسرت ہے کہ میں احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن برطانیہ کے ۳۱ر جولائی تا ۲ر اگست ۱۹۹۸ء کو ہونے والے سالانہ جلسہ میں شرکت کرنے والے تمام دوستوں کو مبارکباد اور دعاؤں کا پیغام بھیج رہا ہوں- میں جانتا ہوں کہ آپ سب کے لئے یہ ایک خاص موقعہ ہے جس میں دنیا کے مختلف حصوں سے ہزاروں افراد جماعت اکٹھے آملتے ہیں- آپ کی جماعت کے لوگ خدا سے محبت کرنے والے ہیں- یہ وہ لوگ ہیں جن کی آج دنیا کو ضرورت ہے تاکہ اخلاقی اور روحانی اقدار کو از سر نو زندہ کیا جاسکے اور انسانیت کی نیکی اور امن کے راستوں پر راہنمائی کی جاسکے-

میں تمام جماعت کے افراد کے لئے دعا گو ہوں- میں اس موقعہ کو بہت محبت کے ساتھ یاد کرتا ہوں جب میری ملاقات چند سال قبل آپ سے ہوئی تھی- آپ ہمارے اس زمانہ کے مرد خدا ہیں- میں آپ کی اچھی صحت اور درازئ عمر کے لئے دعا گو ہوں اور درخواست کرتا ہوں کہ مجھے، میرے خاندان اور میرے ملک کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں- آپ کا عقیدت مند۔(Tomasi Puapua) تھوماسی پواپوا۔ گورنر جنرل طوالو۔

جناب بینکت کرون بلاد Benkt Kronblad کا پیغام

جو سوشل ڈیموکریٹک کی طرف سے سویڈن کے ممبر آف ہیومن رائٹس کمیشن و کانسٹی ٹیوشن کمیٹی ہیں۔

Due to the Swedish General Election in September, I am very sorry to say that I cannot attend the 33rd Annual Convention of the Ahmadiyya Muslim Association in England

During the last fifteen years that I have had contact with the movement, I have also had the honour of meeeting His Holiness, in Kalmar at my brothers house. The memories of that meeting are still with me.

The teachings of the founder of the Ahmadiyya Muslim are spreading to all four corners of the world. One of the teachings is to work for humanity and peace in the world .

Your great leader Mirza Tahir Ahmad is personally working for it. I wish him all the success in the world,for the work he is doing for mankind and humanity.

I also wish you all the best with this annual Convention, and hope to see His Holiness once again, here among us in Sweden.

Benkt Kronblad.

مجھے افسوس ہے کہ ستمبر میں سویڈن کے سالانہ انتخابات کے باعث میں احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کے تینتیسویں سالانہ جلسہ میں شرکت نہ کرسکوں گا- گزشتہ پندرہ سال سے میرا آپ کی جماعت سے باقاعدہ رابطہ ہے اور یہ میری خوش نصیبی ہے کہ میں حضور سے بھی Kalmar میں اپنے بھائی کے گھر ملاقات کرچکا ہوں- اس ملاقات کی یادیں اب بھی میرے ساتھ ہیں-

بانی سلسلہ احمدیہ کی تعلیمات اب دنیا کے چاروں کونوں میں پھیل رہی ہیں جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ دنیا میں انسانیت اور امن کے قیام کے لئے کام کیا جائے- آپ کے عظیم راہنما مرزا طاہر احمد بذات خود اس مقصد کے لئے کام کر رہے ہیں- میری نیک تمنائیں ان کے ساتھ ہیں کہ وہ دنیا میں انسانیت کے لئے جو خدمات بجالا رہے ہیں ان میں وہ کامیاب و کامران ہوں-

میں جلسہ کی کامیابی کے لئے بھی اپنی نیک تمنائیں آپ سب تک پہنچاتا ہوں اور جناب حضور سے امید رکھتا ہوں کہ آپ ایک دفعہ پھر ہمارے درمیان رونق افروز ہوں گے-

☆......☆......☆

مکرم ڈاکٹر ملک ممتاز احمد صاحب کا ذکر خیر

ہمارے چچیرے بھائی ڈاکٹر ملک ممتاز احمد صاحب مرحوم 1918 میں پیدا ہوئے اور 13 جون 1998 کو بعمر قریباً 80 سال وفات پائی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون آپ کے والد صاحب کا نام ملک مظفر احمد صاحب تھا جو صحابی تھے۔ جنہوں نے 1903 میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کی تھی ۔ ایک روایت کے مطابق جب آپ پہلی مرتبہ بٹالہ سے قادیان بذریعہ ٹانگا حضرت مولوی محمد احسن صاحب امروہی ؓ کے ساتھ تشریف لائے تھے تو حضور علیہ السلام کی ملاقات پر حضور نے ایک پیالہ دودھ کا ان کو اور ایک حضرت مولوی صاحب کو عطا فرمایا تھا۔

آپ کا آبائی وطن دھرمکوٹ رندھاوا تحصیل بٹالہ تھا۔ آپ نے ڈیرا بابا نانک کے گورنمنٹ ہائی سکول سے 1936 میں میٹرک پاس کیا اور 1937 میں Dentist کا کورس پاس کیا۔ ابتداء میں آپ نے کوئیٹہ میں اپنا کاروبار شروع کیا۔ مگر 1942 سے 1947 کی پارٹیشن تک قادیان پریکٹس کرتے رہے۔

1944 میں آپ کا نکاح قادیان مسجد مبارک میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب ؓ نے پڑھا اور 10 جون 1944 کو ان کی شادی ہوئی جو نوشہرہ ننگے زیاں کے ماسٹر عبدالعزیز صاحب کی پوتی سے تھی۔ 17 اگست 1945 ان کے گھر پہلا لڑکا پیدا ہوا جس کا نام وسیم احمد رکھا گیا آپ آج کل لاہور میں میڈیکل کالج میں پروفیسر ہیں۔

اگست 1947 میں قادیان سے ہجرت کے بعد آپ لائلپور (فیصل آباد) چلے گئے۔ اور وہاں ہی آباد ہو گئے۔ ان کو ابتداء میں کاروباری مشکلات رہیں اور دعاؤں کا خاص موقعہ ملتا رہا۔ اسی دوران انہوں نے خواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت کی۔ جس میں حضور ؑ نے ان کو تسلی دی۔ خواب سے کچھ روز بعد ان کی دکان کے سامنے ایک کار کھڑی ہوئی جس میں حضرت ام المومنین ؓ تشریف فرما تھیں۔ کار کے ڈرائیور نذیر احمد صاحب تھے اور وہ قریب کی دوکان سے فروٹ خرید رہے تھے۔ جن کو وہ جانتے تھے۔ اُن سے حضرت اماں جان کی آمد کی تصدیق ہوئی اور انہوں نے بتایا کہ محترم نواب مسعود احمد صاحب وہاں آئے ہوئے تھے جن کو ملنے جانا تھا۔

برادرم ملک ممتاز احمد صاحب نے جلدی سے حضرت ام المومنین ؓ کی خدمت میں ایک عینک کیس میں ٹھنڈی عینک لیکر بعد اجازت حضرت اماں جان ؓ کی خدمت میں نذرانہ کے طور پر پیش کی اور دُعا کیلئے عرض کی۔ چنانچہ حضرت اماں جان ؓ نے دونوں ہاتھ اُٹھا کر لمبی دُعا فرمائی۔ جس کے بعد اُن کا کاروبار بھی اچھا ہو گیا۔ اور خواب ظاہری رنگ میں بھی پوری ہو گئی۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کو کئی سالوں تک آسودگی بخشی۔

1974 پاکستان میں جماعت احمدیہ کی انتہائی مخالفت کا دور تھا جس میں کئی احمدی خاندانوں کو جانی اور مالی نقصان ہوا۔ مکرم ملک ممتاز احمد صاحب مرحوم کی دوکان پر بھی 30 مئی 1974 کو مخالفوں کا ایک بہت بڑا جلوس آیا۔ اور ساری دوکان لوٹ کر جلا دی گئی۔ عدالتی تحقیق میں حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ مرحوم نے مثال کے طور پر ان کی دوکان کے لوٹے اور جلائے جانے کا بھی حوالہ دیا تھا۔

ملک صاحب مرحوم مجاہد تحریک جدید دفتر اول تھے انہوں نے اپنے پیچھے تین لڑکے اور دو لڑکیاں چھوڑی ہیں۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں اعلیٰ مقام بخشے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور آپ کی اولاد کو ان کی خوبیوں کا وارث بنائے۔ آمین۔

(شیخ عبدالحمید عاجز واقف زندگی درویش قادیان)

بمقام چک مجلس خدام الاحمدیہ صوبہ کشمیر کا سہ روزہ سالانہ اجتماع

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ۱ تا ۲ اگست ۹۸ بمقام چک خدام الاحمدیہ کا سہ روزہ سالانہ اجتماع منعقد ہوا۔ تقریباً تمام مجالس کے نمائندگان پانچ صد کے قریب انصار خدام اطفال اور پردہ کی رعایت سے لجنہ کی ممبرات شریک ہوئیں۔ درس و تدریس اور تقاریر کے علاوہ علمی و ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ ریڈیو ٹی وی اور اخبارات کے ذریعہ وسیع پیمانہ پر تشہیر ہوئی۔ واقفین نو بچوں کی شرکت اور تلاوت و نظم کا مقابلہ ہوا۔

(مکرم عبدالحمید صاحب ٹاک امیر صوبائی کشمیر)

بھارت کی جماعتوں میں جلسہ ہائے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

قادیان:۔ 7جولائی نصرت گرلز سکول میں زیر صدارت محترمہ معراج سلطانہ صاحبہ صدر لجنہ قادیان جلسہ ہوا۔ بعدہ مکرمہ نسیم اختر صاحبہ نے تلاوت کی مکرمہ فرحت سلطانہ صاحبہ نے احادیث سنائیں مکرم سہیلہ فرید صاحبہ نے نعت پڑھی۔ اور مکرمہ ساجدہ تنویر صاحبہ مکرمہ امۃ الحکیم صاحبہ نے تقریر کی دوران جلسہ مکرمہ طیبہ ناز صاحبہ مکرمہ ڈاکٹر منجو صاحبہ نے خوش الحانی سے نعت پڑھی اور مکرمہ امۃ الہادی خلت مکرمہ حامدہ بشریٰ صاحبہ مکرمہ بشریٰ شمس صاحبہ نے گروپ کی صورت میں قصیدہ سنایا۔ جبکہ مکرمہ امۃ الحیٔ فاروق صاحبہ نے کوئز پروگرام پیش کیا۔ سوالات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر مشتمل تھے۔ صدارتی خطاب کے بعد جلسہ ختم ہوا۔ تینوں حلقہ جات کی ممبرات کثیر تعداد میں شریک ہوئیں۔ (فرحت سلطانہ قادیان)

دہلی:۔ 19جولائی ٹھیک تین بجے مشن ہاؤس میں لجنہ اماء اللہ نے جلسہ کیا۔ مکرمہ نسیم بیگم صاحبہ کی تلاوت کے بعد مکرمہ راشدہ نصیر صاحبہ نے نعت پڑھی۔ ازاں بعد مکرمہ امۃ الحبیب صاحبہ مکرمہ نکہت پروین صاحبہ مکرمہ نسیم بیگم صاحبہ امتہ الحفیظ صاحبہ صدر لجنہ نے تقریر کی۔ جبکہ مکرمہ امۃ الحبیب صاحبہ نے نعت پڑھی۔ جلسہ کے اختتام پر شیرینی تقسیم کی گئی۔ اور کلواجمیعا کیا گیا۔

(نسیرہ سلطانہ جنرل سیکرٹری)

پتھہ پریم:۔ 17جولائی مسجد احمدیہ میں مکرم سی کے ابو بکر صاحب صدر جماعت احمدیہ کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ مکرم پی عبد الکریم صاحب کی تلاوت اور مکرم این شفیق احمد صاحب کی نعت خوانی کے بعد صدر مجلس نے غرض و غایت جلسہ بیان کی۔ جلسہ میں مکرم مولوی ایم ناصر احمد صاحب کی تقریر کے بعد صدر اجلاس نے خطاب فرمایا۔ کثیر تعداد میں مرد و خواتین نیز غیر احمدی دوست شامل ہوئے۔

(سی ایچ عبد الرحمٰن)

کوسمبی:۔ 7جولائی کو زیر صدارت مکرمہ امۃ الرؤف صاحبہ جلسہ ہوا۔ شاہین اختر صاحبہ نے تلاوت کی صدر اجلاس نے عہد دہرایا مکرمہ نبیلہ عفت صاحبہ۔ شاہین اختر صاحبہ۔ زاہدہ فردوس صاحبہ۔ انیسہ خاتون صاحبہ۔ عزیزہ خاتون صاحبہ۔ شاہدہ پروین صاحبہ۔ فریدہ تبسم صاحبہ۔ صدیقہ خاتون صاحبہ۔ منیبہ خاتون صاحبہ۔ فریدہ خاتون صاحبہ اور ناعمہ خاتون صاحبہ نے تقاریر و نعتوں میں حصہ لیا۔

(سیدہ ساجدہ خاتون جنرل سیکرٹری)

کانپور:۔ ماہ جولائی میں جلسہ ہوا۔ مکرمہ ساجدہ پروین صاحبہ کی تلاوت کے بعد عہد دوہرایا گیا اور مکرمہ امۃ الکریم صاحبہ نے نعت پڑھی۔ اور مکرمہ کہکشاں ناز صاحبہ مکرمہ ساجدہ پروین صاحبہ اور صدر صاحبہ لجنہ مکرمہ ثمینہ ناز صاحبہ نے تقریر کی۔ جبکہ مکرمہ یاسمین آراء صاحبہ نے نعت پڑھی۔ آخر پر عہد دوہرایا گیا۔ (شگفتہ ناز سیکرٹری لجنہ کانپور)

شموگہ:۔ 4جولائی مکرم میر مظہر الحق صاحب کے ہاں تین بجے لجنہ اماء اللہ نے جلسہ سیرۃ النبی مکرمہ زاہدہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ کی زیر صدارت کیا۔ مکرمہ امۃ الرفیق صاحبہ نے تلاوت کی مکرمہ امۃ المجید صاحبہ نازنی نے عہد دہرایا عزیزہ حمیدہ انجم صاحبہ نے حمد اور مکرمہ امۃ العلیم صاحبہ نے نعت پڑھی۔ احادیث مکرمہ سیدہ ہاجرہ منصورہ صاحبہ نے پڑھیں۔

خاکسارہ کے بعد مکرمہ خورشید بیگم صاحبہ نے تقریر کی جبکہ مکرمہ امۃ الرحیم صاحبہ نے نظم پڑھی آخر پر صدر اجلاس نے نصائح فرمائیں۔ صاحب خانہ نے چائے و شیرینی سے حاضرین کی ضیافت کی فجزاھم اللہ۔

(امۃ الحفیظ جنرل سیکرٹری)

عثمان آباد:۔ 28جون کو مسجد بیت الغالب میں شایان شان طریق پر جلسہ ہوا۔ جلسہ کی صدارت مکرم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے کی تلاوت و نعت کے بعد خدام اطفال لجنہ و ناصرات کے ممبران نے تقریر و نظم پڑھی۔ گلبرگہ کے ایک خادم عبد الرب صاحب استاد نے بھی خطاب کیا۔

(صدر جماعت احمدیہ عثمان آباد)

آسنور:۔ 7جولائی کو مسجد میں جلسہ کیا گیا جسکی صدارت مکرم عبد المنان صاحب صدر جماعت نے کی مکرم گلزار احمد ملک صاحب نے تلاوت کی۔ بعدہ مکرم عبد الحیٔ صاحب وانی قائد مجلس مکرم عبد القیوم صاحب ناصر پرنسپل تعلیم الاسلام احمدیہ سکول اور خاکسار کے علاوہ مکرم صدر اجلاس نے تقریر کی۔ جلسہ رات ساڑھے دس بجے ختم ہوا۔ اس روز مسجد پر چراغاں بھی کیا گیا۔

(عبد الرشید ضیاء مبلغ سلسلہ)

کیرنگ:۔ 7جولائی کو زیر صدارت مکرم شیخ ابراہیم صاحب صدر جماعت احمدیہ جلسہ ہوا۔ تلاوت مکرم مولوی خضر حیات صاحب نے کی اور مکرم یامین خان صاحب اور مکرم احسان الحق صاحب کی نعت خوانی کے بعد مکرم شیخ عزیز احمد صاحب مکرم فقیر الدین خان صاحب مکرم شیخ چاند صاحب مکرم فضل حق خان صاحب شیخ اسحاق صاحب۔ شریعت احمد خان صاحب اور آخر پر خاکسار نے تقریر کی۔ صدارتی خطاب کے بعد جلسہ ختم ہوا۔ اور آخر پر تمام مرد و خواتین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ نیز خوردہ ہسپتال میں ایک سو مریضوں کو پھل اور ناشتہ دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

(شمس الحق خان معلم وقف جدید)

عثمان آباد:۔ 5جولائی بروز اتوار جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد کیا گیا مختلف احباب نے تقاریر کیں اور آخر پر ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کی تقریر کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر مطلع کریں۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر :15052

میں آمنہ بیگم اہلیہ ڈاکٹر سید منور علی صاحب مرحوم قوم سید پیشہ پنشن عمر 53سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1.6.98 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری منقولہ و غیر منقولہ جائیداد درج ذیل ہے۔

مکان چار مرلہ پر واقع ہرچوال روڈ قادیان۔ ناک کا پھول طلائی۔ ترکہ خاوند U.T.I ۲۰۰ حصہ 1/8۔ حق مہر مبلغ 535.75روپے۔

مذکورہ بالا جائیداد کے علاوہ اور کوئی جائیداد نہیں ہے۔ آبائی جائیداد سے مجھے کوئی حصہ نہیں ملا ہے۔

خاکسارہ مذکورہ بالا جائیداد کی شرح 1/10 حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ مجھے شوہر کی وفات کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے مبلغ 1190روپے ماہوار پنشن ملتی ہے۔ میں اپنی آمد کا 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتی رہوں گی۔ اس کے علاوہ اگر کبھی مزید آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع بہشتی مقبرہ قادیان کو کرتی رہوں گی۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
ملک محمد مقبول طاہر	آمنہ بیگم	سید عامر علی ولد ڈاکٹر سید منور علی صاحب مرحوم

وصیت نمبر 15053

میں چوہدری نذ احمد ولد مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت سرکاری عمر 42 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن یمنانگر ہریانہ ڈاکخانہ یمنانگر ضلع یمنانگر صوبہ ہریانہ۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1.7.98 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت مارکیٹ ریٹ کے مطابق درج کر دی گئی ہے۔

محترمہ والدہ صاحبہ کی جائیداد تلاکور ہریانہ میں ایک مکان ہے اس وقت اس میں میرے دو بھائی رہائش پذیر ہیں اس میں چار بھائی اور دو بہنیں حصہ دار ہیں جائیداد ابھی تقسیم نہیں ہوئی۔

والد محترم حصار کے رہنے والے تھے ان کی کوئی بھی جائیداد نہیں تھی۔

خاکسار نے یمنانگر میں اپنے پیسوں سے 227 گز کا پلاٹ خرید کر مصلحتاً اپنی بیوی کے نام کر دیا۔ 227 گز زمین کی موجودہ قیمت مبلغ 34050روپیہ ہے اور مکان کی موجودہ قیمت مبلغ 50ہزار روپیہ ہے۔

ایک پلاٹ 20x10 یمنانگر خاکسار نے اپنے پیسوں سے خرید کر اپنے بیٹے کے نام مصلحتاً کر دیا ہے اس کی موجودہ قیمت مبلغ آٹھ ہزار روپیہ ہے۔

مذکورہ بالا جائیدادوں کے علاوہ اس وقت میری اور کوئی جائیداد نہیں ہے خاکسار مذکورہ بالا جائیدادوں کی 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔

میرا ذریعہ آمد سرکاری ملازمت پاور ہاؤس ہے اس وقت میری اصل تنخواہ مبلغ -/1200روپیہ ہے تمام الاونسز مع پی ایم ماہوار مبلغ -/4570روپیہ تنخواہ ہے میں اپنی آمد کا 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتا رہوں گا۔

مذکورہ بالا جائیدادوں و آمد کے علاوہ اگر مزید کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو کرتا رہوں گا۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
ملک محمد مقبول طاہر	چوہدری احمد	داؤد احمد قریشی قادیان

دعائے مغفرت

مکرم جناب عبد الحی صاحب فیض آباد (سابق صدر) کا ۲/ اگست کو انتقال ہو گیا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ موصوف نیک ملنسار صوم و صلوۃ کے پابند تھے تمام افراد جماعت کا بہت احترام و عزت کرتے تھے مکرم عبد الکریم صاحب مرحوم احمدی کے بیٹے تھے۔ آپ نے اپنے پیچھے اہلیہ دو لڑکے و ۳ لڑکیاں چھوڑی ہیں جن میں صرف ایک لڑکی کی شادی ہونا باقی ہے۔ اللہ تعالیٰ اہل خانہ کو صبر جمیل عطا فرمائے اور موصوف کی مغفرت فرمائے و درجات کی بلندی عطا فرمائے۔ (محمد نسیم امیر صوبائی یوپی)

Subscription
Annual Rs/-150
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
: 60 Mark German
By Sea :10 Pound or 20$ U.S.A

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N 61/57

The Weekly BADR

Qadian 143516, Distt Gurdaspur Punjab (INDIA)

Vol - 47 | 17th September 98 | Issue No : 38

☎ (091) 01872-2075
20091
FAX (091) 01872-20105

جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی دسویں مجلس مشاورت
مورخہ ۸ر دسمبر ۱۹۹۸ء کو منعقد ہوگی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جلسہ سالانہ قادیان کے معاً بعد مورخہ ۸ر دسمبر ۹۸ء بروز منگل جماعتہائے احمدیہ بھارت کی دسویں مجلس مشاورت کا انعقاد عمل میں آئے گا۔

ا۔ جملہ امراء و صدر صاحبان سے گزارش ہے کہ ۳۰ر اکتوبر تک شوریٰ کے نمائندگان کا انتخاب کروا کے منتخب نمائندوں کی فہرست خاکسار کو بھجوادیں۔

۲۔ شوریٰ میں پیش ہونے والی تجاویز کے متعلق صدر انجمن احمدیہ قادیان نے فیصلہ فرمایا ہے کہ ۳۰ر ستمبر تک موصول ہونے والی تجاویز کو ہی زیر غور لایا جا سکے گا۔ کیونکہ متعلقہ نظارتوں وغیرہ سے رپورٹ لیکر ان تجاویز کو فائنل کرنا ہوتا ہے لہٰذا امراء و صدر صاحبان جماعتوں سے مشورہ کے بعد تجاویز ۳۰ر ستمبر سے پہلے پہلے بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت قادیان)

بدر کا جلسہ سالانہ نمبر

امسال جلسہ سالانہ کے موقع پر طبع کیا جانے والا بدر کا خصوصی نمبر زیر تیاری ہے۔ تبلیغ کا جوش رکھنے والے داعین الی اللہ دوستوں سے درخواست ہے کہ وہ اپنے ایمان افروز تبلیغی واقعات یا دشمنان احمدیت سے متعلق عبرتناک واقعات اختصار کے ساتھ تحریر کر کے اپنی جماعت کے صدر / امیر جماعت کے توسط سے بھجوائیں۔

30 ستمبر تک موصول ہونے والے واقعات کو ہی شامل اشاعت کیا جا سکے گا۔

نوٹ:۔ تبلیغی مساعی کے تعلق سے فوٹوز بھی ارسال کئے جا سکتے ہیں۔

مجلس شوریٰ خدام الاحمدیہ بھارت

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے موقعہ پر مجلس شوریٰ بھی منعقد ہوگی۔ جس میں آئندہ دو سال کیلئے صدر مجلس کا انتخاب بھی عمل میں آئے گا۔ لہٰذا تمام قائدین اپنی اپنی مجلس سے قواعد کے مطابق شوریٰ کے نمائندگان کا انتخاب کروا کر دفتر کو اطلاع کردیں۔

شوریٰ سے متعلق تجاویز ماہ ستمبر کے آخری ہفتہ تک دفتر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت میں پہنچ جانی چاہئے۔
شوریٰ میں وہی تجاویز پیش ہو سکتی ہیں جو مقامی مجلس عاملہ کی منظوری کے ساتھ بھجوادی گئی ہوں۔

(صدر اجتماع کمیٹی مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

مجلس شوریٰ انصار اللہ بھارت

تمام زعماء کرام و ناظمین کی اطلاع کیلئے تحریر ہے کہ سالانہ اجتماع منعقدہ 12-11 اکتوبر 98 کے موقع پر سالانہ مجلس شوری کیلئے اگر کوئی تجویز بھجوانی مقصود ہو تو اسے اپنی مجالس عاملہ میں پیش کر کے 30 ستمبر 98 تک ارسال کریں تاخیر سے بھیجی جانے والی تجاویز پر غور نہ ہو سکے گا۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ بھارت)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ　　نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

لا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحمّدٌ رّسُوْلُ اللّٰہِ

مرکزِ احمدیت قادیان میں مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا انتیسواں ۲۹ اور اطفال الاحمدیہ بھارت کا بیسواں ۲۰

سالانہ اجتماع

اپنی مخصوص جماعتی روایات کے ساتھ

اخاء ۱۳۷۷ ہش
مورخہ ۱۳-۱۴-۱۵ اکتوبر ۱۹۹۸ء
بروز منگل، بدھ، جمعرات منعقد ہو رہا ہے۔

"مجالس کی سو فیصد نمائندگی ہونی چاہیئے"
ارشاد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ

الدّاعی :- صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت - قادیان

دعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی
کلکتہ

BANI ®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908 - 1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS

✆ : CITY-SHOWROOM: 27-2185/26-9893 WAREHOUSE: 343- 4006/4137 RESIDENCE: 26-2096/4696/27-8749 FAX: 91-33-27-1027